الرسالہ

سرپرست
مولانا وحید الدین خاں

زندگی مسلسل امتحان ہے۔ یہاں دس بار گرنے کے بعد
گیارھویں بار اٹھ جانے کا نام کامیابی ہے

اکتوبر ۱۹۸۲ ☐ قیمت فی پرچہ۔ تین روپے ☐ شمارہ ۷۱

اسلامی مرکز کا ترجمان

الرسالہ

اکتوبر ۱۹۸۲
شمارہ ۷۱

جمعیۃ بلڈنگ قاسم جان اسٹریٹ دھلی ۱۱۰۰۰۶ (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نئی مطبوعات اسلامی مرکز

تذکیر القرآن جلد اول (سورہ فاتحہ تا سورہ توبہ) ہدیہ مجلد	۵۰ روپے
احیائے اسلام	۱۲ "
حقیقتِ حج	ایک روپیہ پچاس پیسے
حیات طیبہ	۳ روپے
محمد دی آئیڈیل کرکٹر (انگریزی)	۳ روپے

——— مکتبہ الرسالہ

زرتعاون سالانہ ۳۶ روپیہ • خصوصی تعاون سالانہ دوسو روپے • بیرونی ممالک سے ۲۰ ڈالر امریکی

کتنا فرق

ہمارے اخبارات و رسائل میں جو موضوعات بہت زیادہ رائج ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخصیت اپنی عمر پوری کر کے اگلی دنیا کی طرف جاتی ہے تو بڑے جذباتی قسم کے مضامین شائع کئے جاتے ہیں ——

روشن چراغ بجھ گیا، آفتاب علم غروب ہو گیا، ملت کا چاند دنیا سے چلا گیا وغیرہ۔ اس قسم کی سرخیاں مرنے والوں کے بعد ہماری صحافت میں اتنی بار شائع ہو چکی ہیں کہ اگر واقعۃً یہ صحیح ہوں تو اب تک اتنا زیادہ اندھیرا چھا جانا چاہئے کہ ان سرخیوں کو پڑھنا بھی کسی آنکھ والے کے لئے ممکن نہ رہے۔

"اک چراغ اور بجھا اور بڑھا سناٹا" یہ سرخی یا اس کے ہم معنیٰ سرخی ہمارے اخبارات و رسائل میں عام ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہر مرنے والا جب صرف ہماری ویرانی اور ہماری تاریکی میں اضافہ کر رہا ہے تو اس کے بعد عقل کس کے پاس ہوگی اور روشنی کہاں باقی رہے گی۔ اور جب روشنی اور عقل رخصت ہو جائے تو کون دیکھنے والا ہوگا جو دیکھے اور کون سمجھنے والا ہوگا جو سمجھے۔

یہ دور زوال کی بات ہے۔ مگر جب ملت زندہ تھی تو کیا حال تھا، اس کی ایک مثال لیجئے۔
اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کا انتقال ۸۶ھ میں ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے ولید نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت اس کے دوسرے لڑکے ہشام کی زبان سے یہ شعر نکلا:

فما کان قیس ھُلکہ ھلک واحدٍ ولکنہ بنیان قوم تھدّ ما

قیس کی موت تنہا ایک شخص کی موت نہیں بلکہ اس کے مرنے سے قوم کی بنیاد منہدم ہو گئی

یہ سن کر ولید نے کہا، چپ ہو! تو شیطان کی زبان سے بول رہا ہے۔ تو نے اس طرح کیوں نہ کہا جس طرح ایک اور شاعر نے کہا ہے:

اذا مات منا سیدٌ قام سیدٌ قؤلٌ لما قال الکرام فعولُ

جب ہم میں سے کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ وہی کرتا اور کہتا ہے جو شریف لوگ کہتے اور کرتے ہیں۔

دور زوال میں جب کوئی شخص مرتا ہے تو وہ دوسروں کو صرف مرثیہ کا سبق دیتا ہے۔ دور عروج میں جب کوئی مرتا ہے تو دوسروں کو حوصلہ دے کر نئی زندگی عطا کر دیتا ہے۔

قرآن میں تکرار

قرآن میں مضامین کی تکرار ہے۔ اللہ اگر چاہتا تو ہر لفظ میں ایک بالکل نئی بات کہتا۔ مگر ذہن سازی کی حکمت کے پیش نظر قرآن میں کچھ خاص مضامین بار بار دہرائے گئے ہیں۔ اس واقعہ کو قرآن کے مخالفین نے ایک شوشہ بنالیا اور اس کی بناپر اس کا مذاق اڑانے لگے:

وقالوا اساطیر الاولین اکتتبها فهی تملیٰ علیه بکرة واصیلا (الفرقان ۶)

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ پچھلوں کے قصے ہیں جن کو اس نے لکھ رکھا ہے۔ پس وہی لکھوائی جاتی ہیں اس کے پاس صبح و شام

مولانا شبیر احمد عثمانی اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مکہ کے مخالفین اسلام کہتے تھے کہ "محمدؐ نے اہل کتاب سے کچھ قصے کہانیاں سن کر نوٹ کرلی ہیں یا کسی سے نوٹ کرائی ہیں۔ وہی شب و روز ان کے سامنے پڑھی اور رٹی جاتی ہیں۔ نئے نئے اسلوب سے ان ہی باتوں کا الٹ پھیر رہتا ہے اور کچھ بھی نہیں"

اس قسم کی باتیں وہی لوگ کہتے ہیں جو سچائی کے معاملہ میں سنجیدہ نہ ہوں۔ اگر وہ سنجیدگی کے ساتھ معاملہ کو سمجھیں تو انھیں معلوم ہو کہ جس چیز کو وہ تکرار کہہ رہے ہیں وہ ایک فطری ضرورت ہے۔

دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو "تکرار" میں مبتلا نہ ہو۔ سگرٹ پینے والا ہر روز اسی سگرٹ کی تکرار کرتا ہے۔ چائے پینے والا ہر روز اسی چائے کی تکرار کرتا ہے۔ ماں یا باپ جب روزانہ اپنے بچہ کو پیار کرتے ہیں تو وہ اسی ایک چیز کی تکرار کرتے ہیں۔ ہر آدمی کی کوئی مرغوب چیز ہوتی ہے اور ہر روز وہ اسی کی تکرار کرتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود اس کو تکرار کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تکرار آدمی کی فطرت ہے۔ البتہ جس چیز سے اسے دلچسپی ہو اس کی تکرار کرنے سے وہ نہیں اکتائے گا اور جس چیز سے اس کو دلچسپی کا تعلق نہ ہو اس کی تکرار اسے ناگوار معلوم ہوگی۔

قرآن چاہتا ہے کہ ربانی باتیں آدمی کو اس درجہ محبوب ہو جائیں کہ ان کے معاملہ میں تکرار کا احساس اس کے اندر ختم ہو جائے۔ قرآن ایسے ہی انسان پیدا کرنا چاہتا ہے۔

قرآن کا مطلوب انسان وہ ہے جس کے لئے قرآنی باتیں اتنی لذیذ بن جائیں کہ ان کی بار بار تکرار صرف اس کی لذت میں اضافہ کرے۔ وہ ان باتوں کے اعادہ سے اکتائے نہیں بلکہ ان کو اپنے ذہن کی غذا بنائے۔ ہر تکرار میں اس کو نئی لذت ملے، قرآنی مضامین کا ہر اعادہ اس کو از سر نو معانی کے سمندر میں غرق کردے۔

یہ تضاد

ہمارے سامنے ایک دینی پرچہ (اگست ۱۹۸۲) ہے جس کا مقصد "اشاعت اسلام کی عالمی مہم" ہے۔ پہلا ورق کھولتے ہی قاری کے سامنے یہ عبارت آتی ہے: "عید اس کی نہیں جس نے کھایا پیا اور مزے اڑائے بلکہ عید درحقیقت اس کی ہے جس نے اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کر لیا"

بعد کے مضامین میں ایک وہ ہے جو ایڈیٹر صاحب کے بیرون ملک سفر کی روداد پر مشتمل ہے۔ اس میں "آرام دہ کار پر سفر" اور "پر تکلف دعوت" کے تذکروں کے ساتھ اپنی بیٹی اور داماد سے ملاقات کا حال بھی درج ہے جو مذکورہ بیرونی شہر میں مقیم ہیں۔ فرماتے ہیں —— "اسی شہر کے ایک محلہ میں بشریٰ بیٹی کا مکان ہے۔ چھوٹا سا صاف ستھرا مکان جس میں ضرورت، آرائش اور آرام کی ہر چیز الحمدللہ موجود ہے۔ مکان دیکھ کر اور بشریٰ بیٹی کو خوش و خرم پا کر بے اختیار خوشی کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جس کو میں برداشت نہ کر سکا اور بیڈ پر دراز ہو گیا۔"

اس عبارت میں جس نفسیات کی تصویر ہے وہی آج تمام داعیان دین اور مفکرین اسلام کا حال ہے۔ دوسروں کو وہ "ضرورت" پر قانع اور شکر گزار بننے کا درس دیتے ہیں اور خود اپنے لئے "آرام و آسائش کی ہر چیز" جمع کر کے الحمدللہ کہنا چاہتے ہیں۔ دوسروں کے لئے وہ ایسا اسلام پسند کرتے ہیں جس میں آدمی اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنے کو "عید" سمجھے اور خود اپنے لئے انھوں نے ایسا اسلام دریافت کر رکھا ہے جس میں کھانے پینے اور مزے اڑانے کا نام "عید" ہوتا ہے۔

آج کوئی اسلام کا علم بردار ایسا نہیں جس کو اس بات پر خوشی ہو کہ اس کے بیٹے اور بیٹی دین کی خاطر اپنے ماحول میں اجنبی ہو گئے ہیں۔ یوم الحساب کے خوف نے ان سے ان کے چہرے کی شادابی چھین لی ہے۔ آخرت کی جنت کی تلاش میں دنیا کی جنت کا سرا ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہے۔ خدا کی یاد نے ان کے ذہنوں پر اتنا غلبہ حاصل کیا ہے کہ اب کسی اور چیز کی یاد میں ان کے لئے لذت باقی نہیں رہی۔

لوگ اگر اس اسلام کو خود اختیار کر لیں جس کی وہ دوسروں کو دعوت دیتے ہیں تو ان کی ساری عافیت ختم ہو جائے۔ ان کا اپنا گھر ان کے لئے وہ میدان جہاد بن جائے جس کو ہر ایک نے صرف دور کے کسی مقام پر تلاش کر رکھا ہے۔

کام یا نام

مولانا شبلی نعمانی سے کسی نے پوچھا کہ بڑا آدمی بننے کا آسان نسخہ کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا ـــــ کسی بڑے آدمی کے اوپر کیچڑ اچھالنا شروع کر دو۔

اصل یہ ہے کہ کام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کام وہ ہے جو معروف میدانوں میں ہوتا ہے، دوسرا وہ جو غیر معروف میدان میں کیا جاتا ہے۔ معروف میدان میں زور دکھانے والا آدمی فوراً لوگوں کی نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ اس کے برعکس غیر معروف میدان میں محنت سے آدمی کو نہ شہرت ملتی ہے اور نہ مقبولیت۔ جس چیز کا عوام میں چرچا ہو اس کے ساتھ اپنے کو ملانے میں آپ کا چرچا بھی بڑھے گا۔ اور جس چیز کا عوام میں چرچا نہ ہو اس کے ساتھ لگنے میں آپ بھی چرچے سے محروم رہیں گے۔

اگر آپ کسی مسلمہ شخصیت کے خلاف بولنے لگیں۔ کسی مشہور معاملہ کو اپنا نشانہ بنائیں، کسی حکومت سے ٹکراؤ شروع کر دیں۔ کوئی عالمی عنوان لے کر جلسہ جلوس کی دھوم مچائیں تو فوراً آپ اخباروں کے صفحہ اول میں چھپنے لگیں گے۔ لوگوں کے درمیان آپ پر تبصرے شروع ہو جائیں گے۔ آپ بہت سے لوگوں کے خیالات کا مرجع بن جائیں گے۔ آپ جلسہ کا اعلان کریں گے تو بھیڑ کی بھیڑ وہاں جمع ہو جائے گی۔ آپ چندے کا مطالبہ کریں گے تو لوگ آپ کو روپیہ میں تول دیں گے۔

لیکن اگر آپ خاموش تعمیری کاموں میں اپنے آپ کو لگائیں۔ "گنبد" کے بجائے "بنیاد" سے اپنے کام کا آغاز کریں۔ انقلابی پوسٹر چھاپنے کے بجائے خاموش جدوجہد کو اپنا شعار بنائیں۔ ملت کا جھنڈا بلند کرنے کے بجائے فرد کی اصلاح پر محنت کریں۔ سیاسی ہنگامہ چھیڑنے کے بجائے غیر سیاسی میدان میں اپنے کو مشغول کریں، تو حیرت انگیز طور پر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے گرد نہ ساتھیوں کی بھیڑ ہے اور نہ چندہ دینے والوں کی قطاریں۔ آپ کا نام نہ اخباروں کی سرخیوں میں جگہ پا رہا ہے اور نہ پُر رونق جلسوں کے ڈائس کی زینت بن رہا ہے۔

مگر یہی دوسرا کام کام ہے۔ اسی کے ذریعہ کسی حقیقی نتیجہ کی امید کی جاسکتی ہے۔ اس کے برعکس پہلا کام کام کے نام پر استحصال ہے۔ اس سے شخصی قیادتیں تو ضرور چمکتی ہیں مگر قوم اور ملت کو اس سے کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ ایک اگر کام ہے تو دوسرا صرف نام۔

جگانے کے لئے

سلطان عبدالرحمٰن الناصر اسپین کا ایک مسلم حکمراں تھا۔ اس نے ۲۵ سال کی محنت سے قرطبہ کے پاس ایک شاندار محل بنایا۔ یہ محل چار میل لمبی اور تین میل چوڑی زمین پر واقع تھا، سیکڑوں تاج محل اکٹھا کئے جائیں تب اس کا محل تیار ہوگا۔ اس محل کا نام اس نے الزہرار رکھا۔ مگر غیر معمولی طور پر بڑا ہونے کی وجہ سے اس کو قصرالزہرار کے بجائے مدینۃ الزہرار کہنے لگے۔

سلطان عبدالرحمٰن الناصر کے زمانہ میں ایک بار اسپین میں قحط پڑا۔ بارش رک جانے کی وجہ سے لوگ بے حد پریشان ہو گئے۔ جب حالات بہت سخت ہوئے تو سلطان نے اپنا ایک خاص آدمی قاضی منذر بن سعید کے پاس بھیجا جو قرطبہ کی جامع مسجد کے امام اور قاضی تھے۔ قاصد نے قاضی منذر سے کہا کہ سلطان نے مجھ کو یہ پیغام لے کر بھیجا ہے کہ آپ استسقار کی نماز پڑھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں۔ قاضی منذر نے پوچھا کہ سلطان خود کیا کر رہے ہیں۔ قاصد نے جواب دیا کہ آج سے زیادہ ہم نے کبھی سلطان کو اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔ میں ان کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ زمین پر سجدہ میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ خدایا میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ کیا تو میری وجہ سے لوگوں کو عذاب دے گا، حالاں کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (ھذہ ناصیتی بیدک اتراک تعذب بی الرعیۃ وانت ارحم الراحمین)

قاضی منذر نے کہا: اپنے ساتھ بارش لے کر واپس جاؤ۔ کیونکہ زمین کا حاکم جب تضرع کرتا ہے تو آسمان کا حاکم ضرور رحم فرماتا ہے (اذا خشع جبار الارض فقد رحم جبار السماء) چنانچہ قاصد واپس ہو کر سلطان کے پاس پہنچا تھا کہ بارش شروع ہوگئی۔

زمین پر خشک سالی اس لئے آتی ہے تاکہ آنکھوں کی خشک سالی ختم ہو۔ آسمان پر بادل اس لئے گرجتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل خدا کے خوف سے دہلیں۔ گرمی کی شدت اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ جہنم کی آگ کو یاد کر کے تڑپ اٹھیں۔ صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ تیز آندھی آتی تو وہ مسجد کی طرف بھاگتے کہ کہیں قیامت نہ آگئی ہو۔ مگر جب بے حسی پیدا ہو جائے تو کوئی بھی واقعہ لوگوں کے دلوں کو نہیں پگھلاتا۔ خدا کی نشانیاں ان کے پاس گرجتی ہیں مگر ان کے کان ان کو نہیں سنتے۔ خدا روشن سورج بن کر ان کے سامنے آجاتا ہے۔ اس کے باوجود ان کی آنکھیں اس کو دیکھنے سے محروم رہتی ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خدا سے دور وہ ہیں جس کا دل بے حس ہو گیا ہو (ان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی)

اچھا گمان رکھئے

خلیفہ منصور عباسی وہ شخص ہے جس نے بغداد کا شہر بنایا۔ عباسی دور میں بغداد کو اتنی ترقی ہوئی کہ وہ دنیا کا سب سے عظیم شہر بن گیا۔

بغداد جیسے ایک شہر کی تعمیر بڑا مہنگا منصوبہ تھا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد خلیفہ منصور کو اس کے اخراجات بہت گراں گزرنے لگے۔ یہ دیکھ کر اس کے ایک درباری ابوایوب موریانی نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ کسریٰ کے محل جو بغداد سے کچھ فاصلہ پر ہیں ان کو توڑ دیا جائے اور ان کا اینٹ پتھر بغداد کی تعمیر میں استعمال کیا جائے۔

خلیفہ منصور کے وزیر خالد بن برمک کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے کہا کہ "امیرالمومنین، ایسا نہ کیجئے۔ کسریٰ کے محل اسلام کی فتح کی نشانی ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہماری نسلوں کے اندر اسلام کی عظمت کا یقین بڑھتا ہے۔ مزید یہ کہ اس کو توڑنے کا جو خرچ ہے وہ اس سے حاصل ہونے والے فائدے سے زیادہ ہے"۔ مگر خلیفہ منصور نے خالد بن برمک کی رائے کی پرواہ نہیں کی۔ اس نے کہا "تم کسریٰ کے محل کو توڑنے کی مخالفت اس لئے کر رہے ہو کہ تمھارے اندر ابھی تک عجمیت کا تعصب پایا جاتا ہے"۔ خالد بن برمک عجمی (ایرانی) تھا، خلیفہ منصور نے اس کی رائے کو اس کے ایرانی النسل ہونے کے پس منظر میں دیکھا اور سمجھا کہ وہ کسریٰ کا محل توڑنے کی مخالفت اس لئے کر رہا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کسریٰ کی عظمت کا نشان باقی رہے۔

خلیفہ منصور نے کسریٰ کے محل کو توڑنے کا حکم دے دیا۔ مزدوروں اور کارکنوں کی ایک فوج اس کام پر لگ گئی کہ وہ محل کو توڑے اور اس کے پتھروں کو گدھوں اور خچروں پر لاد کر بغداد لے آئے۔ مگر بہت جلد منصور کو اندازہ ہوا کہ اس طرح جتنا عمارتی سامان ملتا ہے اس سے زیادہ اس کے اوپر خرچ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نے درمیان ہی میں اس کام کو روک دیا۔

کسی کے مشورہ کو مشورہ کی حیثیت سے دیکھئے، اس کو بدنیتی پر محمول نہ کیجئے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کا قیاس غلط ہو اور مشورہ دینے والے نے واقعی وہ مشورہ دیا ہو جو آپ کے لئے سب سے بہتر اور مفید ہے۔

آدمی بدل جاتا ہے

عبدالملک بن مروان ایک اموی خلیفہ تھا، خلیفہ بننے سے پہلے عبدالملک کا شمار بڑے فقہا میں ہوتا تھا۔ وہ زیادہ تر مسجد میں رہتا اور عبادت اور دینی مطالعہ میں مشغول رہتا تھا۔ حتیٰ کہ لوگ اس کو حمامۃ المسجد (مسجد کا کبوتر) کہنے لگے تھے۔ ۶۵ھ میں جب اس کے باپ مروان بن الحکم کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مسجد میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ محل کا آدمی اس کے پاس خبر لے کر گیا اور کہا کہ آج سے آپ امیرالمومنین ہیں۔ عبدالملک نے یہ سنا تو فوراً قرآن کو بند کر کے طاق پر رکھ دیا اور کہا:

هٰذا افراق بيني و بينك — آج سے میرے اور تمھارے درمیان جدائی ہے۔

خلافت کے تخت پر بیٹھنے کے بعد عبدالملک بالکل دوسرا انسان بن گیا۔ اب اس کا سارا وقت دنیا کی چیزوں میں گزرنے لگا۔ یہی وہ اموی خلیفہ ہے جس نے حجاج بن یوسف جیسے ظالم کو گورنر بنا کر اس کو لوگوں کے اوپر مسلط کیا۔ اس نے عبداللہ بن زبیر اور مصعب بن زبیر اور دوسرے بے شمار لوگوں کو قتل کرایا۔ اس نے اپنے سیاسی حریفوں کو ختم کرنے کے لئے کعبہ پر منجنیق سے پتھر برسائے، وغیرہ

عبدالملک نے ایک روز سعید بن مسیب سے کہا "سعید اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں کوئی نیک کام کرتا ہوں تو میرے دل کو کوئی خوشی نہیں ہوتی اور جب کوئی برائی کرتا ہوں تو اس کا مجھے کوئی رنج نہیں ہوتا۔ سعید بن مسیب نے جواب دیا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تمھارا دل پوری طرح مر چکا ہے۔

یہی ہر اس آدمی کا حال ہوتا ہے جو اوپری سطح پر دین دار نظر آتا ہو مگر وہ اپنی پوری ہستی کے ساتھ دین دار نہ بنا ہو۔ ایسے آدمی کو جب کوئی جھٹکا لگتا ہے تو اچانک اس کا ظاہری لبادہ اتر جاتا ہے اور اندر کا واقعی انسان ننگا ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ ایک شخص بظاہر دین دار ہے مگر کوئی بڑائی ملتے ہی اس کی دین داری ختم ہو جاتی ہے۔ ایک شخص بہت شریف بنا ہوا ہے لیکن اگر کسی سے اس کو شکایت ہو جائے تو اس کے لئے وہ اچانک ایک ظالم انسان بن جاتا ہے۔ ایک شخص مسکینی کے ساتھ لوگوں کے درمیان رہ رہا ہے لیکن اگر اس کو دولت مل جائے تو اس کے بعد وہ ایک متکبر انسان کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔

ایک شخص لکھنے اور بولنے میں انصاف کی باتیں کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آجائے جس میں اس کو اختیار حاصل ہو تو وہ ایسے پہلو کی طرف جھک جائے گا جو اس کی ذاتی دلچسپی کا ہو۔ وہ انصاف کے مطابق فیصلہ کرنے کے بجائے اپنے مفاد کے مطابق فیصلہ کرے گا، وغیرہ۔

حیاتِ طیبہ

از

مولانا وحید الدین خاں

مکتبہ الرسالہ جمعیۃ بلڈنگ قاسم جان اسٹریٹ دہلی ۶

مطبوعات اسلامی مرکز

سال اشاعت ۱۹۸۲
قیمت دو روپیہ پچاس پیسے

ناشر مکتبہ الرسالہ
جمعیتہ بلڈنگ
قاسم جان اسٹریٹ۔ دہلی ٦

طابع: سے کے آفسٹ پرنٹرز۔ دہلی ٦

فہرست

دیباچہ ۴
اللہ ایک ہے ۶
سب سے اوپر سب سے بڑا ۶
اللہ کی نشانیاں ۶
آسمانوں اور زمین میں ۷
کائنات کی پکار ۸
عرش عظیم والا ۹
محبت اللہ سے ۹
خدا کے پیغمبر ۱۰
جنت اور جہنم ۱۰
نماز ۱۱
روزہ ۱۲
انفاق ۱۲
عمرہ اور حج ۱۳
قربانی ۱۴
اللہ کی بندگی ۱۵
شریعت ۱۵
رحمان کے بندے ۱۶
بھروسہ اللہ پر ۱۷
حکمت کی باتیں ۱۷
اللہ سے ڈرنے والے ۱۸
حیات طیبہ ۱۸
حرام وحلال ۱۹
جنتی انسان ۲۰
اطمینان والی روح ۲۰
اللہ والے ۲۱
اصلاح کا طریقہ ۲۱
کامیاب تجارت ۲۲
نیکی کی حقیقت ۲۲
اللہ کی مہمانی ۲۲
مومن کی معاشی زندگی ۲۳
فردوس والے ۲۳
سب کچھ اللہ کے لئے ۲۳
مومن اللہ کا دوست ہے ۲۴
اچھی نصیحت ۲۴
تباہی کس کے لئے ۲۴
نشانیوں کو جھٹلانے والے ۲۵
انصاف کی گواہی ۲۵
اختلاف نہیں ۲۵
اسلامی معاشرت ۲۵
اللہ کی طرف دعوت ۲۶
آخرت بہتر ہے ۲۷
جن کی کوششیں قابل قدر ٹھہریں گی ۲۷
جزا وسزا کا دن ۲۸
خدا کا مقبول دین ۲۹
دعائیں ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کے سادہ اور مختصر تعارف کے لئے کتابوں کے ایک سٹ کی ضرورت عام طور پر محسوس کی جاتی رہی ہے۔ یہ سٹ بچوں کے لئے درسی نصاب کے طور پر استعمال ہوگا اور اسی کے ساتھ بڑوں کے درمیان اسلام کے تعارفی مطالعہ کے لئے بھی کارآمد ہوگا۔

اس سلسلے میں خدا کے فضل سے پانچ مختصر کتابوں کا ایک سٹ تیار ہوگیا ہے۔ یہ سٹ بالترتیب حسب ذیل ہے:

۱۔ سچا راستہ
۲۔ دینی تعلیم
۳۔ حیات طیبہ
۴۔ باغ جنت
۵۔ نار جہنم

زیر نظر رسالہ (حیات طیبہ) اس سلسلہ کا تیسرا نمبر ہے۔ فی الحال یہ مکمل سٹ اردو زبان میں شائع کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ اس کو دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا جائے گا۔

حیات طیبہ نامی زیر نظر کتاب تمام کی تمام قرآنی آیتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اس میں کوئی تعبیری یا تشریحی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا انتخاب ایک خاص ترتیب سے نقل کیا گیا ہے اور ہر ٹکڑے پر اس کے مضمون کی مناسبت سے ایک مختصر عنوان قائم کردیا گیا ہے۔ عنوان کے سوا پوری کتاب میں مرتب نے کوئی اور اضافہ نہیں کیا ہے۔ اس طرح یہ رسالہ اسلام کے تعارف کے لئے ایک مستند اور براہ راست مجموعہ بن گیا ہے۔

زیر نظر کتاب کا نام قرآن کی اس آیت سے لیا گیا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ

جو کوئی نیک کام کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ہم اس کو دنیا

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل ۹۷)

میں اچھی زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے بدلے ان کا اجر عطا کریں گے

اس آیت میں حیات طیبہ سے کیا مراد ہے، اس کی وضاحت آیت کے اگلے ٹکڑے (باحسن ماکانوا یعملون) سے ہو رہی ہے۔ اس سے مراد حسن عمل کی زندگی ہے۔ صحابہ اور تابعین عام طور پر اس کا یہی مفہوم لیتے تھے جس کی ترجمانی ضحاک کے اس قول سے ہوتی ہے کہ اس سے مراد دنیا میں رزق حلال پر قانع رہنا اور خدا کی عبادت کرنا ہے (ھی الرزق الحلال والعبادۃ فی الدنیا، تفسیر ابن کثیر)

اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے احکام کی تعمیل میں لگنا اپنے آپ کو اللہ کی نصرت کا مستحق بنانا ہے۔ جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس کو خدا کا خصوصی فیضان ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ عبادت کے وقت اس کو قربت خداوندی کا تجربہ ہونے لگتا ہے۔ زندگی کے مشاغل میں پھنسنے کے باوجود وہ خدا کی یاد سے غافل نہیں ہونے پاتا۔ دنیا کی چیزوں میں اس کو عبرت اور نصیحت کی غذا ملتی ہے۔ معاملات اور مسائل میں اس کو خدائی طریقہ اختیار کرنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ دوستی ہو یا دشمنی ہر حال میں اس کے اندر یہ جذبہ ابھرتا ہے کہ وہ حق پر قائم رہے۔ وہ اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں اس صراط مستقیم پر چلنے لگتا ہے جو خدا کو پسند ہے۔

یہ حیات طیبہ اپنی فکری اور عملی تفصیلات میں کیسی ہوتی ہے اس کو قرآن میں بہت واضح طور پر بتا دیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں قرآن کی ان آیتوں کا انتخاب کیا گیا ہے جن سے اس حیات طیبہ کے مختلف بنیادی پہلو قرآن کے مخصوص اسلوب میں سامنے آتے ہیں۔ اس طرح یہ اقتباسات گویا حیات طیبہ کا تعارف بھی ہیں اور اس کا مستند نمونہ بھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کتابوں کو ایک مفید دعوتی اور تعلیمی مجموعہ بنائے۔

وحید الدین ۲۳ مئی ۱۹۸۲

اللہ ایک ہے

کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ (سورہ اخلاص)۔ لوگو عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو اور تم سے قبل والوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچ جاؤ۔ وہی ہے جس نے تمھارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنادیا۔ اور اوپر سے پانی برسایا۔ پھر تمھاری غذا کے لئے ہر طرح کی پیداوار نکالی۔ پس تم کسی کو اللہ کا برابر نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔ (البقرہ ۲۲ — ۲۱)۔ یقیناً اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اس کے سوا اور گناہوں کو معاف کردے گا جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ (النساء ۱۱۶)

سب سے اوپر، سب سے بڑا

اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے، سب کو تھامے ہوئے ہے۔ اس کو نہ اونگھ لگتی اور نہ نیند آتی۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے سب کا اسے علم ہے۔ اس کے علم کے کسی گوشہ پر بھی کوئی شخص حاوی نہیں ہوسکتا مگر جو وہ چاہے۔ اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین پر چھایا ہوا ہے۔ ان کی نگہبانی اس کے لئے تھکا دینے والا کام نہیں۔ وہی سب سے اوپر ہے وہی سب سے بڑا۔ (البقرہ ۲۵۵)

اللہ کی نشانیاں

تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر اپنے عرش پر متمکن ہوا۔ وہ رات کو دن پر ڈھانکتا ہے، دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے۔ سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔

آگاہ، اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کے لئے ہے حکم فرمانا ۔ بڑی برکت والا ہے، اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ۔ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ زمین میں خرابی نہ ڈالو اس کی اصلاح کے بعد اور اللہ کو پکارو ڈر کے ساتھ اور امید کے ساتھ ۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے ۔ اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوش خبری لئے ہوئے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم ان کو کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر ہم اس بادل سے پانی نکالتے ہیں، اس کے بعد ہم اس سے طرح طرح کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے، تاکہ تم غور کرو ۔ اور جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا اپنا سبزہ نکالتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا، اس طرح ہم نشانیوں کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر کرنے والے ہیں (الاعراف ۵۸-۵۴)

آسمانوں اور زمین میں

پس تسبیح کرو اللہ کی جب کہ تم شام کرتے ہو اور جب کہ تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر اور جب کہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے ۔ خدا زندہ میں سے مردہ کو نکالتا ہے اور مردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، اسی طرح تم لوگ بھی نکالے جاؤ گے ۔ اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ۔ پھر یکایک تم بشر ہو کر زمین میں پھیل گئے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمھارے لئے تمھاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا اختلاف، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں علم

والوں کے لئے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات اور دن کا سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف اور لالچ کے ساتھ، اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل والے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جیسے ہی اس نے تم کو پکارا، تم اچانک زمین سے نکل آؤ گے۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب اس کے بندے ہیں، سب اسی کے تابع ہیں۔ اور وہی ہے جو پیدائش کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی ہے جو اس کا اعادہ کرے گا، اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے (الروم ۲۷-۱۷)

کائنات کی پکار

بے شک اللہ دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔ اور وہی مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔ وہی صبح کو نکالتا ہے۔ اس نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کا حساب مقرر کیا ہے۔ یہ سب عزیز و علیم کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہے۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو بنایا تاکہ تم اس سے خشکی اور سمندر میں راستہ معلوم کرو۔ ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر ہر ایک کے لئے ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ۔ ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اگائی۔ پھر ہم نے اس سے ہریالی پیدا کی جس سے ہم تہ بہ تہ چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے جو بوجھ سے جھکے پڑتے ہیں اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور پھر ایک دوسرے سے جدا جدا بھی۔ اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو، ان میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنالیا۔ حالانکہ خدا نے ان کو پیدا کیا ہے۔

اور انھوں نے خدا کے لئے بیٹے بیٹیاں گھڑ لیں بغیر علم کے، حالانکہ وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا کوئی بیٹا کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ کوئی اس کی شریک زندگی نہیں۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمھارا رب۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہ باریک بین اور باخبر ہے (الانعام ۱۰۴ — ۹۶)

عرش عظیم والا

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم کو ہماری طرف پلٹنا نہیں ہوگا۔ پس برتر ہے اللہ، بادشاہِ حقیقی، کوئی اس کے سوا معبود نہیں، وہ مالک ہے عرشِ عظیم کا۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے تو اس کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل نہیں، اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، ایسے منکر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اور کہو کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما اور رحم کر، تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (المومنون ۱۱۸ — ۱۱۵)

محبت اللہ سے

بے شک آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو انسان کے نفع کی چیزیں لئے ہوئے سمندروں میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے اوپر سے اتارا پھر اس سے زمین کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اس نے زمین میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دئے اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔ اور لوگوں میں ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر بناتے ہیں، وہ ان سے محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ کے ساتھ کرنی چاہئے۔ حالانکہ ایمان لانے والے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ اور اگر یہ ظالم دیکھ لیں اس وقت کو جب کہ وہ عذاب کو دیکھیں گے کہ ساری قوت اللہ کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ جب کہ پیروی کرنے والوں سے وہ لوگ بے تعلقی ظاہر کریں گے جن کی پیروی کی گئی تھی اور وہ عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے تمام اسباب ٹوٹ جائیں گے اور پیرو کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر دنیا کی طرف لوٹ جانا ملتا تو ہم بھی ان سے بیزاری دکھاتے جس طرح

وہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے کام ان کو حسرت کے لئے دکھائے گا اور وہ ہرگز آگ سے نکل نہ سکیں گے۔ اے لوگو زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے وہ تم کو برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کو تم نہیں جانتے (البقرہ ۱۶۹ — ۱۶۴)

خدا کے پیغمبر

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا تو انھیں کے لئے امن ہے۔ اور وہی ہدایت پائے ہوئے ہیں اور یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی۔ ہم جن کو چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں۔ بے شک تیرا رب حکیم اور علیم ہے۔ پھر ہم نے ابراہیم کو، اسحاق اور یعقوب دیے۔ ہم نے ہر ایک کو راہ راست دکھائی اور ہم نے نوح کو اس سے پہلے راہ راست دکھائی اور اس کی نسل میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو، اور ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور اسی طرح زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو ہدایت دی۔ ان میں سے ہر ایک صالح تھا۔ اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے دنیا والوں پر فضیلت دی۔ اور ان کے آبا میں اور ان کی اولاد میں اور ان کے بھائیوں میں اور ہم نے ان کو چن لیا اور ان کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کرتے تو ان کا سارا عمل غارت ہو جاتا۔ یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی۔ اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے ایسے لوگوں کو اس پر مقرر کر دیا ہے جو اس کے منکر نہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی، تم انھیں کے راستے پر چلو۔ کہو، میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو صرف ایک نصیحت ہے دنیا والوں کے لئے (الانعام ۹۱ – ۸۳)

جنت اور جہنم

اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے، اور قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو لوگ کرتے ہیں۔ اور صور پھونکا جائے گا پھر بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین

میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو یکایک وہ اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور کتاب لاکر رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کر دئے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ لوگوں کے عمل سے خوب واقف ہے۔ اور کفر کرنے والے جہنم کی طرف گروہ درگروہ ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے، کیا تمھارے پاس تمھارے اندر سے ایسے پیغمبر نہیں آئے جو تم کو تمھارے رب کی آیتیں سنائیں اور تم کو اس دن کی ملاقات سے ڈرائیں، وہ کہیں گے کیوں نہیں، مگر منکروں کے اوپر خدا کا حکم عذاب ثابت ہوگیا۔ کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں، ہمیشہ رہنے کے لئے۔ یہ ایک بری جگہ ہے گھمنڈ کرنے والوں کے لئے۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے انھیں گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے، اور اس کے ذمہ دار اُن سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، تم بہت اچھے آئے۔ پس داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔ اور وہ کہیں گے شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دیا اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا، ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بنائیں، پس کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔ اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد گھیرا بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا کہ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا (الزمر ۷۵ - ۶۷)

نماز

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری بندگی کر اور نماز قائم کر میری یاد کے لئے (طٰہٰ - ۱۴)۔ نماز قائم کر دن ڈھلے سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے وقت قرآن بے شک فجر کا قرآن مشہود ہوتا ہے۔ اور رات کے وقت تہجد پڑھو، یہ تمھارے لئے نفل ہے، قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقامِ محمود پر اٹھائے (بنی اسرائیل ۷۹ - ۷۸)۔ اور نماز قائم کر دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت پکڑیں اور صبر کر و اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (ہود ۱۱۵ - ۱۱۴)۔ اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو، اور بیچ کی نماز کی، اور اللہ کے آگے جھک کر کھڑے ہو (البقرہ - ۲۳۸)۔ اور جب

نماز سے فارغ ہوجاؤ تو کھڑے اور لیٹے اور بیٹھے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب تم کو اطمینان ہوجائے تو پھر نماز قائم کرو بلاشبہ نماز ایمان والوں پر وقت کے ساتھ فرض کی گئی ہے (النساء - ۱۰۳)۔ پڑھو اس کتاب کو جو تمھاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو (العنکبوت - ۴۵)

روزہ

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ گنتی کے چند دن ہیں، پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہیں ان کے ذمہ فدیہ ہے، ایک روزے کا بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ اور جو اپنی خوشی سے زیادہ دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ رمضان کا مہینہ، اس میں قرآن اتارا گیا جو انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور روشن دلیلیں ہیں راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔ پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے تو وہ ضرور اس کا روزہ رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔ اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے وہ تمھارے لئے دشواری نہیں چاہتا، اور تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم شکرگزار بنو۔ اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو کہہ دو کہ میں ان سے قریب ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ پس انھیں چاہئے کہ وہ میری پکار پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے راستے کو پالیں (البقرہ ۱۸۳-۱۸۶)

انفاق

اے ایمان والو، جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی اور جو انکار کرنے والے ہیں وہی دراصل ظالم ہیں (البقرہ ۲۵۴) جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور اس کی ہر بالی میں سَو دانے ہوں۔ اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی

راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دکھ دیتے ہیں انھیں کے لئے اللہ کا ثواب ہے ان کے رب کے پاس۔ ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ نرم جواب دینا اور درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل آزاری لگی ہوئی ہو، اور اللہ بے نیاز اور تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو، احسان جتاکر اور دکھ دے کر اپنی خیرات کو اکارت نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال دکھاوا کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی ہو، پھر جب اس پر زور کا مینھ برسا تو مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنی کمائی سے کچھ بھی حاصل نہ کرسکیں گے اور اللہ منکروں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت کرکے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی طرح ہے جو بلند زمین پر ہو، اس پر زور کی بارش ہوئی تو وہ دگنا پھل لایا اور اگر بارش نہ ہوئی تو پھوار ہی کافی ہے۔ اور اللہ خوب دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اس باغ میں اس کے لئے ہر قسم کے پھل ہوں اور اس پر بڑھاپا آجائے اور اس کے بچے کم زور ہوں، اس وقت باغ پر ایک بگولا آپڑے جس میں آگ ہو اور وہ باغ جل جائے۔ اللہ اس طرح اپنی باتیں تمھارے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔ اے ایمان والو، اپنے کمائے ہوئے ستھرے مال میں سے خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لئے بری چیز چھانٹنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر تمھیں لینا ہو تو تم ہرگز اس کو لینا گوارا نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی کرجاؤ۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا ہے۔ شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کی راہ سجھاتا ہے اور اللہ تم کو وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا۔ اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت ملی اس کو بہت بڑی خوبی مل گئی اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں (۲۶۹-۲۶۱)

عمرہ اور حج

حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کے لئے، اور اگر تم روک دئے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اسی کو پیش کردو اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔ مگر جو شخص مریض ہو یا اس کو سر کی تکلیف ہو تو اس کے لئے فدیہ ہے روزے رکھنا یا صدقہ دینا یا قربانی کرنا۔ پھر جب تم کو امن ہوجائے

توجو شخص حج کے ساتھ عمرہ کو ملائے تو اس پر قربانی ہے جو اسے میسر آئے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانہ میں اور سات گھر پہنچ کر، اس طرح وہ پورے دس روزے رکھ لے یہ حکم اس کے لئے ہے جس کا گھر مسجدِ حرام کے قریب نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ حج کے چند معلوم مہینے ہیں، جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو اس کے لئے حج کے دوران میں کوئی شہوانی فعل اور کوئی بدعملی اور کوئی لڑائی جھگڑے کی بات جائز نہیں، اور جو نیکی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور زادِ راہ لے لیا کرو، سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے پس مجھ سے ڈرو اے عقل والو، تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب عرفات سے چلو تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس کو اس طرح یاد کرو جیسا کہ اس نے تمھیں سکھایا ہے، ورنہ اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے لوگ تھے اس کے بعد طواف کے لئے پھر وہاں سے سب لوگ پھریں اور اللہ سے معافی چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر جب اپنے حج کے ارکان پورے کر لو تو اللہ کو یاد کرو جیسے کہ تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ پس کوئی ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں دیدے، اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی لوگ اپنی کمائی کے مطابق حصہ پائیں گے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ اور اللہ کو یاد کرو گنتی کے چند دنوں میں، پھر جو شخص دو ہی دن میں جلدی چلا گیا تو اس پر گناہ نہیں اور جو شخص ٹھہر گیا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اس کے لئے جو اللہ سے ڈرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب اسی کے پاس جمع کئے جاؤ گے (البقرہ ۱۹۶ — ۲۰۳)

قربانی

ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ لوگ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انھیں دئے ہیں۔ پس تمھارا خدا ایک ہی خدا ہے، تم اسی کے تابعدار بنو اور بشارت دے دو عاجزی کرنے والوں کو۔ جن کا حال یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والے اور نماز قائم کرنے والے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمھارے لئے اللہ کی علامت بنایا ہے، ان میں تمھارے لئے بھلائی ہے۔ پس انھیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو اور جب ان کی پیٹھیں زمین پر لگ جائیں تو ان میں سے خود بھی

کھاؤ اور کھلاؤ قناعت سے بیٹھنے والوں کو اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔ ان جانوروں کو ہم نے تمھارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون بلکہ اللہ کو تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس طرح اللہ نے ان کو تمھارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو راہ بتائی اور خوش خبری دے دو نیکی کرنے والوں کو (الحج ۳۷-۳۴)

اللہ کی بندگی

اللہ ہی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور تم اپنے جی کی بات کو خواہ ظاہر کر دیا اس کو چھپاؤ، اللہ بہرحال تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جس کو چاہے گا بخشے گا جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر اتری ہے اور مسلمانوں نے بھی، سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، ان کا کہنا ہے کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں تفریق نہیں کرتے، اور انھوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب، اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اللہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، ہر ایک کو ملنا ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر پڑنا ہے جو اس نے کیا۔ اے ہمارے رب ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے اگلوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جس کو اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں، اور ہم سے درگذر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے، پس منکروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (البقرہ - آخر)

شریعت

تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمھارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو اور ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ اور کہو کہ اے ہمارے رب ان پر رحم فرما جس طرح انھوں نے مجھ کو پالا جب میں چھوٹا تھا۔ تمھارا رب خوب جانتا ہے جو تمھارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک بن کر رہو تو وہ پلٹ آنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو، اور فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے

بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اور اگر تمھیں ان سے اعراض کرنا ہو اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو ان کو نرم جواب دو۔ اور اپنا ہاتھ نہ تو گردن سے باندھ لو اور نہ اس کو بالکل کھلا چھوڑ دو کہ تم ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو کھول دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے اسے تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انھیں بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بے شک ان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب نہ جاؤ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ۔ اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور جو ظلم سے مارا جائے تو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کا حق دیا ہے، پس وہ قتل کرنے میں حد سے نہ نکلیں، اس کی مدد کی جائے گی۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جس طرح کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی پوری عمر کو پہنچ جائے، اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور جب ناپ کر دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔ اور ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمھیں علم نہ ہو، بے شک کان اور آنکھ اور دل سب کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم زمین کو پھاڑ نہیں سکتے اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے۔ ان میں سے ہر برا کام تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے وحی کی، اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ تم جہنم میں ڈال دئے جاؤ گے ملامت زدہ ہو کر اور بھلائی سے محروم ہو کر
(بنی اسرائیل ۳۹ ـ ۲۳)

رحمان کے بندے

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے الجھیں تو وہ کہہ دیتے ہیں تم کو سلام۔ اور جو اپنے رب کے حضور سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ اور جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے اس کا عذاب تو لپٹ جانے والا ہے۔ وہ بڑا ہی برا ٹھکانا اور مقام ہے۔ اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور وہ اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو دہرا عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت

کے ساتھ رہے گا۔ الّا یہ کہ کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو وہ اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہئے۔ اور وہ لوگ جو جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ کسی لغو چیز پر گزرتے ہیں تو شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ اور جنھیں اگر ان کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ اس پر اندھے بہرے کی طرح نہیں گرتے۔ اور جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔ یہی لوگ بالا خانوں میں جگہ پائیں گے کیونکہ انھوں نے صبر کیا اور اس میں ان کا استقبال تحیۃ اور سلام کے ساتھ ہوگا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ ٹھکانا اور وہ مقام (الفرقان ۷۶ - ۶۳)

بھروسہ اللہ پر

اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اے ایمان لانے والو تمھاری بیویوں اور تمھاری اولادمیں تمھارے دشمن ہیں، ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہیں، اور اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔ پس اللہ سے ڈرو جتنا تمھارے بس میں ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کرو، یہ تمھارے لئے بہتر ہے۔ اور جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تم کو کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تم کو بخش دے گا، اللہ قدر داں اور بردبار ہے۔ وہ حاضر اور غائب کو جاننے والا ہے اور دانا اور زبردست ہے (التغابن ۱۸ - ۱۳)

حکمت کی باتیں

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر شرک بلاشبہ بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھوٹنے میں دو سال لگے، یہ کہ میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا، میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرو جس کو تم نہیں جانتے تو ان کی بات نہ ماننا، اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور پیروی اس شخص کے راستہ کی کرو جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو میری طرف پلٹنا ہے، اُس

وقت میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیسے عمل کر رہے تھے۔ اے بیٹے، کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو، وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اس کو نکال لائے گا وہ لطیف و خبیر ہے۔ بیٹے، نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور بدی سے منع کر اور جو مصیبت پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے منہ نہ پھیر اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، اللہ کسی خودپسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھے کی آواز ہے (لقمان ۱۹-۱۳)

اللہ سے ڈرنے والے

لوگ تم سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہو کہ انفال اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات درست رکھو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں اور بخشش ہے اور بہترین رزق ہے (الانفال ۴-۱)

حیات طیبہ

اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا اور بھلائی کا اور قرابت والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا اور وہ منع کرتا ہے بے حیائی سے اور بدی سے اور زیادتی سے، اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو عہد کرنے کے بعد اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے محنت سے سوت کاتا اور پھر اس کو توڑ ڈالا، تم اپنی قسموں کو ایک دوسرے کے معاملات میں دخل دینے کا بہانہ بناتے ہو تاکہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے۔ بے شک اللہ اس کے ذریعہ تم کو پرکھتا ہے اور وہ قیامت کے دن تمہارے اختلاف کی حقیقت کھول دے گا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ تم سب کو ایک امت بنا دیتا۔ مگر وہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال

کی پوچھ ہوگی اور تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے اور تم اس بات کی سزا چکھو کہ تم نے اللہ کے راستہ سے روکا، اور تم کو بڑا عذاب ہو۔ اور اللہ کے عہد کو تھوڑے فائدے کے بدلے نہ بیچو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ جو تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے، اور ہم صبر کرنے والوں کو ان کے عمل کا بہترین بدلہ دیں گے۔ جو شخص بھی نیک کام کرے گا، وہ مرد ہو یا عورت، اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کو ان کے بہترین کاموں کے مطابق بدلہ دیں گے (النحل ۹۷-۹۰)

حرام و حلال

کہو، آؤ میں تمھیں سناؤں کہ تمھارے رب نے تمھارے لئے کیا چیزیں حرام کی ہیں۔ یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مار نہ ڈالو۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ بے شرمی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔ اور کسی جان کو ہلاک نہ کرو جس کو اللہ نے حرام ٹھیرایا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اللہ ان باتوں کی تمھیں ہدایت کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔ اور ناپ اور تول میں انصاف کرو۔ ہم کسی شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالتے ہیں جتنا اس کے بس میں ہو۔ اور جب بات کہو تو انصاف کی بات کہو خواہ اپنے رشتہ دار کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا۔ اللہ تمھیں ان کی ہدایت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو، اور یہی راستہ میرا سیدھا راستہ ہے۔ تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، کہ وہ اللہ کے راستے سے ہٹا کر تم کو متفرق کر دیں گے۔ اللہ اس کی تم کو ہدایت کرتا ہے تاکہ تم بچو (الانعام ۱۵۲-۵۴)

کہو، میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ یہ ہیں —— فحش کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کے لئے اس نے سند نہیں اتاری۔ اور یہ کہ اللہ پر ایسی بات کہو جس کا تمھیں علم نہیں۔ ہر گروہ کے لئے ایک مدت ہے، پھر جب ان کی مدت آجاتی ہے تو ایک گھڑی کی دیر یا جلدی نہیں ہوتی۔ اے بنی آدم، جب تمھارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم کو میری آیتیں سنائیں تو جو کوئی ڈرے گا اور اصلاح کرلے گا تو اس کے لئے نہ خوف ہے اور نہ غم۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلائیں گے اور ان سے سرکشی کریں گے تو وہی آگ والے ہیں

جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے (الاعراف ۳۶ - ۴۳)

جنتی انسان

بے شک انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور جب اس کو خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے، سوائے ان لوگوں کے جو نماز پڑھنے والے ہیں ۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا مقرر حق ہے۔ اور جو روزِ جزا کو سچا مانتے ہیں اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ ان کے رب کا عذاب
اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بجز اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ عورتوں کے کہ ان کے لئے ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو وہی ہیں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں کی اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جو اپنی گواہیوں میں سچائی پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے (المعارج ۳۵ - ۱۹)

اطمینان والی روح

انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو عزت دار بنایا۔ اور جب اس کو دوسری طرح آزماتا ہے اور اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تم لوگ یتیم کے ساتھ عزت کا سلوک نہیں کرتے۔ میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور مال کی محبت میں بری طرح پڑے ہوئے ہو۔ ہرگز نہیں۔ جب زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ کر دیا جائے گا اور تمھارا رب ظاہر ہوگا اور فرشتے قطار در قطار آئیں گے۔ اور جہنم اس روز سامنے لائی جائے گی۔ اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی۔ مگر اب سمجھ میں آنے کا موقع کہاں۔ آدمی کہے گا، کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے آگے کچھ بھیجا ہوتا۔ اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں۔ اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔ اے اطمینان والی روح، چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اللہ سے راضی، اللہ تجھ سے راضی۔ شامل ہو جا میرے بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں (الفجر ۳۰ – ۱۵)

اللہ والے

اے ایمان والو، سود کئی کئی حصہ بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو۔ اور اس آگ سے ڈرو جو منکروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور رسول کا حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت سارے آسمان اور زمین ہیں اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو فراغت اور تنگی دونوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جو غصہ کو پی جانے والے ہیں، اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا اپنی جان پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ انھیں یاد آ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے گناہوں سے معافی مانگنے لگتے ہیں اور کون معاف کر سکتا ہے گناہوں کو اللہ کے سوا۔ اور یہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے درآں حالیکہ وہ جان رہے ہوں۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا۔ اور ایسے باغوں میں انھیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ کیسا اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے (آل عمران ۳۶ – ۱۳۰)

اصلاح کا طریقہ

اور جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب انھیں غصہ آ جائے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور جنھوں نے اپنے رب کی پکار پر لبیک کہی اور انھوں نے نماز قائم کی اور وہ اپنے کام باہم مشورہ سے کرتے ہیں۔ اور ان کو ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر چڑھائی کی جائے تو وہ ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو شخص معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو ظلم کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام کے قابل تو وہ ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یقیناً یہ ہمت کے کام ہیں (الشوریٰ ۴۳ – ۳۶)

اللہ والے

اے ایمان والو، سود کئی کئی حصہ بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو۔ اور اس آگ سے ڈرو جو منکروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور رسول کا حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت سارے آسمان اور زمین ہیں اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو فراغت اور تنگی دونوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جو غصہ کو پی جانے والے ہیں، اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا اپنی جان پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ انھیں یاد آجاتا ہے۔ اور وہ اپنے گناہوں سے معافی مانگنے لگتے ہیں اور کون معاف کر سکتا ہے گناہوں کو اللہ کے سوا۔ اور یہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے درآں حالیکہ وہ جان رہے ہوں۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا۔ اور ایسے باغوں میں انھیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ کیسا اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے (آل عمران ۱۳۰ ـ ۱۳۶)

اصلاح کا طریقہ

اور جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب انھیں غصہ آجائے تو وہ معاف کر دیتے ہیں ۔ اور جنھوں نے اپنے رب کی پکار پر لبیک کہی اور انھوں نے نماز قائم کی اور وہ اپنے کام باہم مشورہ سے کرتے ہیں۔ اور ان کو ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر چڑھائی کی جائے تو وہ ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو شخص معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو ظلم کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام کے قابل تو وہ ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یقیناً یہ ہمت کے کام ہیں (الشوریٰ ۳۶ ـ ۴۳)

کامیاب تجارت

اے ایمان والو، کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا دے۔ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور بہترین گھر ابدی جنتوں میں، یہ ہے بڑی کامیابی اور دوسری چیز جو تم چاہتے ہو، اللہ کی طرف سے نصرت اور جلد فتح، اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔ اے ایمان لانے والو، اللہ کے مددگار بنو، جیسا کہ عیسٰی ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے اللہ کی طرف میرا مددگار۔ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے انکار کیا۔ پس ہم نے ایمان لانے والوں کی تائید کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں، اور وہ غالب ہو گئے (الصف ۱۴-۱۰)

نیکی کی حقیقت

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے پورب کی طرف کر لو یا پچھم کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر اور پیغمبروں پر، اور اپنا پسندیدہ مال رشتہ داروں کو دے اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے کے لئے، اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور وہ لوگ کہ جب عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور صبر کرنے والے تنگی اور مصیبت کے وقت اور جہاد کے وقت، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں (البقرہ ۱۷۷)

اللہ کی مہمانی

کیا انکار کرنے والے یہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں، ہم نے انکار کرنے والوں کی مہمانی کے لئے جہنم بنا رکھی ہے۔ کہو، کیا ہم تم کو بتائیں کہ عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے والے کون ہیں۔ وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں بھٹکتی رہی، اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کی ملاقات کا یقین نہ کیا۔ پس ان کے اعمال اکارت ہو گئے۔ قیامت کے دن ہم ان کو کوئی وزن نہ دیں گے۔ ان کا بدلہ جہنم ہے، اس انکار کے

سبب سے جو انھوں نے کیا، اور انھوں نے میری نشانیوں اور میرے پیغمبروں کا مذاق اڑایا۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا ان کی میزبانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس سے نکلنا نہ چاہیں گے۔ کہو، اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی، خواہ ہم اتنی ہی روشنائی اور لے آئیں۔ کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کا امیدوار ہو اس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے (الکہف ۱۱۰ ـ ۱۰۲)

مومن کی معاشی زندگی

اے ایمان لانے والو جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم کامیاب ہو۔ اور جب انھوں نے تجارت اور کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تم کو کھڑا چھوڑ دیا۔ ان سے کہو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے کھیل تماشے سے اور تجارت سے۔ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (الجمعۃ ۹ ـ ۱۱)

فردوس والے

کامیاب ہو گئے ایمان لانے والے۔ جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں۔ اور جو لغو چیزوں سے دور رہتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوا اپنی بیویوں کے یا ان عورتوں کے جو ان کی ملک میں ہیں، کہ ان پر انھیں کوئی ملامت نہیں۔ مگر جو اس کے علاوہ چاہیں تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کی وراثت پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (المومنون ۱۱ ـ ۱)

سب کچھ اللہ کے لئے

اللہ نے ایمان والوں سے ان کی جان اور مال خرید لیا ہے اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے تورات میں انجیل میں اور قرآن میں، اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کا پورا کرنے والا ہو۔ پس خوشی مناؤ اپنے اس معاملہ پر جو تم نے اللہ سے

کیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ وہ ہیں اللہ کی طرف پلٹنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس کا شکر کرنے والے اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع اور سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے، اور خوش خبری دے دو ایمان لانے والوں کو (التوبہ ۱۱۲ — ۱۱۱)

مومن اللہ کا درخت ہے

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسی مثال بیان کی، کلمۂ طیبہ ایسا ہی ہے جیسے شجرۂ طیبہ (اچھا درخت) اس کی جڑ گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے، یہ مثال اللہ لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ سوچیں۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال شجرۂ خبیثہ (برے درخت) جیسی ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے، اس کے لئے کوئی ٹھیراؤ نہیں۔ اللہ ایمان والوں کو ایک قولِ ثابت کے ذریعہ دنیا و آخرت میں جماؤ عطا کرتا ہے اور ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے (ابراہیم ۲۷ - ۲۴)

اچھی نصیحت

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تم کو بہت اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ اور یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے (النساء ۵۸) جس کو ڈر ہوگا وہ نصیحت پکڑے گا۔ اور اس سے گریز کرے گا وہ بدبخت جس کو بڑی آگ میں جانا ہے، پھر وہ نہ اس میں مرے گا اور نہ جئے گا۔ کامیاب ہوگیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز ادا کی۔ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے (الاعلیٰ ۱۷ — ۱۰)

تباہی کس کے لئے

تباہی ہے اس شخص کی جو عیب نکالتا ہے اور غیبت کرتا ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں۔ وہ شخص تو روندنے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ وہ روندنے والی جگہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جو دلوں

تک جا پہنچے گی۔ وہ ان پر بند کر دی جائے گی، اونچے اونچے ستونوں میں (ہمزہ)

نشانیوں کو جھٹلانے والے

جو شخص میری نصیحت سے منہ پھیرے گا، اس کے لیے ہے تنگ زندگی اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیوں تو نے مجھ کو اندھا اٹھایا، دنیا میں تو میں آنکھ والا تھا۔ اللہ فرمائے گا، ہاں، اسی طرح پہنچی تھیں تمھارے پاس ہماری نشانیاں، پھر تم نے ان کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج تم کو بھلایا جا رہا ہے۔ اسی طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی نشانیاں نہ ماننے والے کو بدلہ دیتے ہیں، اور آخرت کا عذاب بڑا سخت اور بہت باقی رہنے والا ہے (طٰہٰ ۱۲۷-۱۲۴)

انصاف کی گواہی

اے ایمان والو اللہ کے لئے کھڑے ہونے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو اور کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم انصاف کو چھوڑ دو، انصاف کرو۔ یہی بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ کا وعدہ ہے ایمان والوں سے اور نیک عمل کرنے والوں سے کہ ان کے لئے بڑی بخشش اور ثواب ہے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی ہیں دوزخ میں جلنے والے (المائدہ ۱۰-۸)

اختلاف نہیں

اے ایمان والو جب کسی گروہ سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو گے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تم ان لوگوں جیسے نہ بنو جو اپنے گھر سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے، اور وہ اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور اللہ اُن کے عمل کا احاطہ کئے ہوئے ہے (الانفال ۴۷-۴۵)

اسلامی معاشرت

اے ایمان لانے والو، اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم

کسی گروہ پر نادانی سے جا پڑو پھر تمھیں اپنے کیے پر پچتاوا ہو اور جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کا رسول ہے، اگر وہ بہت سے معاملات میں تمھاری بات مان لے تو تم مشکل میں پڑ جاؤ گے، مگر اللہ نے تمھارے اندر ایمان کی محبت ڈال دی اور اس کو تمھارے لئے دل پسند بنا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا، یہی لوگ نیک راستہ پر ہیں۔ اللہ کے فضل اور احسان سے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ ملاپ کرادو اور انصاف کرو کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بے شک مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے ایمان والو ایک گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے نام سے یاد کرو، گنہ گاری برا نام ہے ایمان کے بعد، اور جو باز نہ آئے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو، بدگمانیوں سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو، اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، تم خود اس سے گھن کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھارے قبیلے اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمھارے اندر سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بے شک اللہ علیم و خبیر ہے (الحجرات ۱۳-۶)

اللہ کی طرف دعوت

اپنے رب کے راستہ کی طرف پکارو، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔ اور لوگوں سے بحث کرو ایسے طریقے سے جو بہتر ہو۔ تمھارا رب زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔ اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اتنا ہی لو جتنا کہ تم پر زیادتی کی گئی ہے۔ اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ اور صبر سے کام لو، تمھارا صبر اللہ ہی کے لئے ہے، اور ان پر غم نہ کرو اور ان کی کارروائیوں پر دل تنگ نہ ہو۔ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے

ڈریں۔ اور جو نیک عمل کرتے ہیں (النحل ۲۸ ـ ۱۲۵)

اللہ کی بڑائی کرو

اے اوڑھ کر لیٹنے والے، اٹھ اور لوگوں کو خبردار کر۔ اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کر۔ اور اپنے آپ کو پاک رکھ۔ اور گندگی سے دور رہ۔ اور ایسا نہ کر کہ احسان کرے اور بہت بدلہ چاہے۔ اور اپنے رب کی خاطر صبر کر۔ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی، وہ دن بڑا ہی مشکل دن ہوگا، منکروں کے لئے آسان نہ ہوگا (۱۰ ـ ۱) ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب کہ وہ پلٹتی ہے اور صبح کی جب کہ وہ روشن ہوتی ہے۔ دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔ انسان کے لئے ڈراوا، تم میں سے اس شخص کے لئے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہے۔ ہر آدمی اپنے کئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے۔ دائیں طرف والوں کے سوا، وہ باغوں میں ہوں گے۔ وہ مجرموں سے پوچھیں گے، تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے اور ہم محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ باتیں بناتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ آپہنچی ہم پر وہ یقینی بات۔ اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کام نہ آئے گی (المدثر ۴۸ ـ ۳۲)

آخرت بہتر ہے

کامیاب ہوگیا وہ جس نے پاکی اختیار کی۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پچھلے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (الاعلیٰ ۱۸ ـ ۱۵)

جن کی کوششیں قابل قدر ٹھہریں گی

ہم نے انسان کو پیدا کیا پانی کی ایک مخلوط بوند سے تاکہ ہم اس کا امتحان لیں۔ پس ہم نے اس کو سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اس کو راستہ دکھایا، چاہے وہ شکر کرنے والا بنے یا انکار کرنے والا۔ ہم نے انکار کرنے والوں کے لئے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بے شک نیک لوگ شراب کے ایسے پیالے پئیں گے جن میں چشمۂ کافور کی آمیزش ہوگی۔ اس چشمہ سے اللہ کے بندے پئیں گے، وہ

وہ اس کی شاخیں نکال لیں گے جس طرف چاہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم کو صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہم کو تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ تو اللہ نے ان کو اس دن کی آفت سے بچالیا اور ان کو تازگی اور سرور سے نوازا۔ اور انھوں نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا۔ وہاں وہ اونچی مسندوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ نہ ان کو دھوپ کی گرمی ستائے گی اور نہ جاڑے کی سردی۔ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی۔ اور اس کے پھل ہر وقت ان کی دسترس میں ہوں گے اور ان کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش میں ہوں گے۔ وہ نہایت موزوں انداز سے بھرے ہوں گے۔ اور وہاں ان کو ایک اور شراب کے پیالے پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ اس میں ایک چشمہ ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔ اور ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ ایک ہی سن پر رہیں گے۔ تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دئے گئے ہیں۔ وہاں تم جدھر بھی نظر ڈالو گے عظیم نعمت اور عظیم بادشاہی دیکھو گے۔ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب ان کو پاکیزہ مشروب پلائے گا۔ بے شک یہ تمھارے عمل کا بدلہ ہے اور تمھاری سعی مقبول ہوئی (الدھر)

جزا و سزا کا دن

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب سمندر پھاڑ دئے جائیں گے۔ اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ اس وقت ہر آدمی جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔ اے انسان، کس چیز نے تجھ کو اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا جس نے تجھ کو پیدا کیا۔ پھر تجھے درست کیا اور تجھ کو متناسب بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تمھارے اوپر نگراں مقرر ہیں، معزز لکھنے والے۔ جو تمھارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک برے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس سے ہرگز غائب نہ ہوسکیں گے۔ اور تم کیا جانتے ہو کہ وہ جزا کا دن کیا ہے۔ ہاں، تم کیا جانتے ہو کہ وہ جزا کا دن کیا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب کہ

ایک شخص کے لئے دوسرے کے لئے کچھ کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اور اس دن فیصلہ صرف اللہ کے اختیار میں ہوگا (الانفطار)

خدا کا مقبول دین

آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے خاص کر دیں گے جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہیں اور نہ فساد کرنا، اور عاقبت متقیوں ہی کے لئے ہے۔ جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر بھلائی ہے۔ اور جو برائی لے کر آئے تو برائیاں کرنے والے وہی سزا پائیں گے جو وہ کرتے تھے (قصص ۸۴-۸۳) جس شخص نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو بری خواہشات سے روکا، اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ (النازعات ۴۱-۳۸) جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرے گا، وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں ناکام و نامراد ہوگا (آل عمران ۸۵)

دعا

سب تعریف صرف اللہ کے لئے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔ بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ خدایا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا جو تیرے معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں (الفاتحہ)

اے ہمارے رب

اے ہمارے رب، ہماری بھول اور ہماری غلطیوں پر ہم کو نہ پکڑ۔ اے ہمارے رب، ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب، ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جس کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں۔ ہم کو معاف کر، ہمیں بخش دے۔ ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولا ہے، ہیں تو انکار کرنے والوں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر (البقرہ ۲۸۶) اے اللہ، سلطنت کے مالک، تو جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے۔ سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے (آل عمران ۲۷ - ۲۶)

ہم کو بچالے

اے ہمارے رب، ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا (الفرقان ۷۴) اے میرے رب، مجھے نصیب کر کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے میرے اوپر اور میرے والدین کے اوپر کیا ہے اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کرلے (النمل ۱۹) اے ہمارے رب، تیرا رحم اور تیرا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ پر چلے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے رب، اور انھیں داخل کر ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا وعدہ تو نے ان سے کیا ہے اور ان کے والدین اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہوں ان کو بھی، تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔ اور بچالے ان کو خرابیوں سے اور جس کو تو اس دن خرابیوں سے بچالے اس پر تو نے بڑا رحم کیا۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے (المومن ۹-۷)

ہماری مدد کر

اے ہمارے رب، ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو آخرت میں بھلائی دے۔ اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا (البقرہ ۲۰۱) اے ہمارے رب، ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدموں کو جمادے اور منکر لوگوں کے اوپر ہماری مدد کر (البقرہ ۲۵۰) اے ہمارے رب، ہمارے دلوں کو تو ہدایت دینے کے بعد پھیر نہ دے۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی سب کچھ دینے والا ہے (آل عمران ۸) اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا (آل عمران ۱۶)

ہمارے سینہ کو پاک کردے

اے ہمارے رب، ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کدورت نہ رکھ۔ اے ہمارے رب، تو بہت مہربان اور رحم والا ہے (الحشر ۱۰) اے ہمارے رب، ہم نے تیرے اوپر بھروسہ کیا اور ہم نے تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

اے ہمارے رب، ہمیں منکر لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے، بے شک تو زبردست ہے، حکمت والا ہے (۵-۴) اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو کامل دے اور ہم کو بخش دے، تو ہر چیز پر قادر ہے (التحریم ۸)

اچھا خاتمہ کر

اے ہمارے رب، تو نے یہ سب بے مقصد نہیں بنایا، تو پاک ہے، پس ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب، تو نے جس کو آگ میں ڈالا اس کو تو نے واقعی رسوا کر دیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب، ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے رب، تو نے جو وعدے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر۔ اور قیامت کے دن ہم کو رسوائی میں نہ ڈال۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف کرنے والا نہیں (آل عمران ۹۴-۱۹۱)

ہم پر رحم کر

اے میرے رب، مجھ کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔ اے رب، میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے رب، مجھ کو اور میرے والدین کو اور تمام ایمان والوں کو اس دن معاف کر دے جب کہ حساب قائم ہوگا (ابراہیم ۴۱-۴۰) اے میرے رب تو میرے والدین پر رحم کر جس طرح انھوں نے مجھے پالا جب کہ میں چھوٹا تھا (بنی اسرائیل ۲۵)

ہم کو فتنہ نہ بنا

اے ہمارے رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے (الاعراف ۲۳) اے ہمارے رب، ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہم کو اس حال میں دنیا سے اٹھا کہ ہم تیرے فرماں بردار ہوں (الاعراف ۱۲۶) اے رب، تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔ تو ہمارے لئے اس

دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم نے تیری طرف رجوع کیا (الاعراف ۵۶ - ۱۵۵)
اے ہمارے رب، ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہم کو منکروں سے نجات دے (یونس ۸۶ - ۸۵) اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، تو ہی میرا رفیق ہے دنیا میں اور آخرت میں۔ میرا خاتمہ اسلام پر کر اور مجھ کو نیکوں کے ساتھ شامل کر دے (یوسف ۱۰۱)

ہمارے کام کو درست کر دے

اے میرے رب، تو مجھ کو جہاں لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے مجھ کو نکال سچائی کے ساتھ نکال، اور اپنی طرف سے ایک قوت کو میرا مددگار بنا دے (بنی اسرائیل ۸۰) اے ہمارے رب، ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے لئے ہمارے کام میں درستی فرما (الکہف ۱۰)

مجھے اکیلا نہ چھوڑ

اے میرے رب، میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ لیں (طٰہٰ ۲۸ - ۲۵) اے میرے رب، مجھے زیادہ علم عطا کر (طٰہٰ ۱۱۴) اے رب، مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑا مہربان ہے (الانبیاء ۸۳) اے میرے رب، مجھے اکیلا نہ چھوڑ دے اور تو سب سے اچھا وارث ہے (الانبیاء ۸۹) اے میرے رب، مجھے برکت والی جگہ میں اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے (المومنون ۲۹) اے میرے رب، اپنے یہاں جنت میں میرے لئے ایک گھر بنا دے (التحریم ۱۱) اے میرے رب، جو بھلائی تو میرے اوپر اتارے میں اس کا محتاج ہوں (القصص ۲۴) اے میرے رب، مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (العنکبوت ۳۰) اے رب، میں مغلوب ہو گیا، پس تو میرا بدلہ لے لے (القمر ۱۰)

عذاب سے بچا

اے میرے رب، میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کی اکساہٹ سے۔ اور اے میرے رب، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں (المومنون ۹۹ - ۹۸) اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے (المومنون ۱۰۹) اے ہمارے رب، جہنم کے عذاب کو ہم سے ہٹا دے، بیشک اس کا عذاب پکڑ لینے والا ہے (الفرقان ۶۵)

حج کی دعوتی اہمیت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بیت المقدس پیغمبرانہ ہدایت کا مرکز تھا۔ خاتم النبیین کے بعد بیت اللہ الحرام پیغمبرانہ ہدایت کا مرکز ہے (البقرہ ۱۴۴) حج ایک اعتبار سے دنیا بھر کے پیروان اسلام کا سالانہ دعوتی اجتماع ہے۔ وہ خاص دنوں میں حرم کے گرد جمع ہوتے ہیں تاکہ اس کی مقدس فضاؤں میں خدا سے اپنا تعلق استوار کریں۔ اپنے باہمی اتحاد کو مضبوط کریں اور داعئ اعظم حضرت ابراہیم کی دعوتی زندگی کے مختلف مراحل کو علامتی طور پر دہرا کر اس بات کا عزم کریں کہ وہ ہر حال میں خدا کے دین کے داعی بنے رہیں گے۔

حج کی تاریخ

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو امام ہدایت بنایا (انی جاعلک للناس اماما) یعنی آپ کو اس مستقل کام کے لئے چنا کہ آپ کے ذریعہ نبوت کا علم لوگوں تک برابر پہنچتا رہے۔ ابتدائی دو ہزار سال تک اس خدائی فیصلہ کا ظہور آپ کے صاحبزادہ اسحاق کی شاخ میں ہوا۔ حضرت اسحٰق سے لے کر حضرت مسیح تک اس نسل میں کثرت سے انبیاء پیدا ہوئے جنھوں نے فلسطین اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں دعوت حق کا کام مسلسل انجام دیا۔ حضرت مسیح کے بعد یہ دینی امامت آپ کے دوسرے صاحبزادہ اسماعیل کی نسل میں منتقل ہو گئی۔ ان کی اولاد میں آخری نبی پیدا ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر غلبہ کی نسبت دی تاکہ آپ کے ذریعہ کتاب الٰہی کی حفاظت کا یقینی انتظام ہو سکے اور دین کے مٹنے کا اندیشہ نہ رہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو قرآن میں اظہار دین (لیظھرہ علی الدین کلہ) کہا گیا ہے۔ عام پیغمبروں سے اصلاً صرف تبلیغ دین مطلوب تھی اور پیغمبر آخر الزماں سے تبلیغ دین کے ساتھ اظہار دین بھی۔

اس مقصد کے لئے انسانوں کی ایک معاون جماعت درکار تھی جو تمام انسانی اوصاف سے متصف ہو۔ وہ پیغمبر آخر الزماں کا ساتھ دے کر اظہار دین کے منصوبہ کو تکمیل تک پہنچائے۔ اسی جماعت کی تیاری کے لئے حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے لڑکے اسماعیل کو قدیم مکہ کے غیر آباد اور خشک علاقے میں لا کر بسا دیا، تاکہ تمدن سے دور فطرت کے سادہ ماحول میں توالد و تناسل کے ذریعہ ایک ایسی قوم پیدا ہو جس کے اندر تمام اعلیٰ انسانی صلاحیتیں محفوظ ہوں۔ جو بے آمیز ڈھنگ سے سوچے۔ جس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ جو ایک نظری حق کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا سکے۔ جس کے اندر پہاڑوں کی صلابت، صحرا کی وسعت اور آسمان کی بلندی ہو۔ اس طرح جب صحرائی ماحول میں پرورش پا کر ایک خیر امت وجود میں آ گئی (آل عمران ۱۱۰) تو عین وقت پر اس کے اندر وہ نبی پیدا کر دئے گئے جس کے لئے حضرت ابراہیم نے تعمیر کعبہ کے وقت دعا

کی تھی (البقرہ ۱۲۹)

حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ کے بطن سے خدا کو ایک پیغمبر پیدا کرنا تھا۔ یہ پیغمبر حضرت ابراہیم ہی کی زندگی میں پیدا ہو گیا اور اس کا نام اسحاق رکھا گیا۔ دوسری طرف حضرت ابراہیم نے مکہ میں دعا کی کہ میرے لڑکے اسماعیل کی اولاد میں ایک نبی پیدا کر، تو اس دعا کی تکمیل میں دو ہزار سال سے زیادہ مدت لگ گئی۔ اس فرق کی وجہ کیا تھی۔ اس کی وجہ دونوں کے تاریخی کردار کا فرق تھا۔ پیغمبر آخر الزماں کو اپنا مطلوبہ کردار ادا کرنے کے لئے ایک زندہ قوم درکار تھی۔ اس طرح کی قوم اسباب کے پردہ میں بننے کے لئے دو ہزار سال سے زیادہ کی مدت لگ گئی۔ چنانچہ جب یہ قوم تیار ہو گئی تو آپ خدائی منصوبہ کے مطابق پیدا کر دئے گئے۔ تاہم یہ بھی ضروری تھا کہ تیاری کے اس طویل وقفہ کے دوران پیغمبرانہ دعوت کے تسلسل کو باقی رکھا جائے۔ اس لئے دوسرا انتظام یہ کیا گیا کہ حضرت ابراہیم کی نسل کی اسرائیلی شاخ میں انبیار کی پیدائش کا سلسلہ قائم کر دیا گیا۔ اور ایک کے بعد ایک پیغمبر آکر لوگوں کو خدا پرستی کا پیغام دیتے رہے۔ تاآنکہ نبی آخر الزماں کے ظہور کا وقت آجانے کی وجہ سے اس کی ضرورت باقی نہ رہی۔

اس منصوبہ کے مطابق حضرت ابراہیم اپنے وطن عراق سے نکلے۔ ایک طرف آپ نے فلسطین (حبرون) میں اپنی بیوی سارہ کو بسایا جن سے اسحاق پیدا ہوئے۔ دوسری طرف آپ نے عرب (مکہ) میں اپنی دوسری بیوی ہاجرہ اور ان کے لڑکے اسماعیل کو رکھا اور یہاں کعبہ کی تعمیر کی۔ گویا حضرت ابراہیم کے ذریعہ ہدایت عالم کی جو منصوبہ بندی کی گئی اس کے ابتدائی جزر کا مرکز فلسطین تھا اور اس کے آخری جزر کا مرکز حجاز۔

حضرت ابراہیم کے بعد اولاً فلسطین ہدایت الٰہی کا مرکز بنا۔ اسی علاقہ میں اس زمانہ کے تمام انبیار پیدا ہوئے ــــــ حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ وغیرہ۔ حضرت ابراہیم کے پوتے حضرت یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ انھیں کی نسبت سے یہ نسل بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ بعد کو جب بنی اسرائیل پر زوال آگیا اور پیغمبروں کی مسلسل فہمائش کے باوجود انھوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو خدا نے ہدایت آسمانی کے حامل ہونے کی حیثیت سے انھیں معزول کر دیا اور یہ مقدس منصب ابراہیمی نسل کی دوسری شاخ بنو اسماعیل کو دے دیا۔ یہ واقعہ عین اس وقت ہوا جب کہ دو ہزار سالہ عمل کے نتیجہ میں ان کے اندر ایک ایسی زندہ قوم تیار ہو چکی تھی جو خدا کے دین کی حامل بن سکے۔ اس تبدیلی کی ایک ظاہری نشانی کے طور پر قبلۂ عبادت بدل دیا گیا۔ حضرت ابراہیم کے بعد تمام انبیار بیت المقدس کی طرف رخ کر کے عبادت کرتے تھے۔ اب قدیم قبلہ کو منسوخ کر کے کعبہ کو قبلۂ عبادت کی حیثیت دے دی گئی۔

حج ایک دعوتی ادارہ

حج ابراہیمی تاریخ کا اعادہ ہے۔ حضرت ابراہیم کے ذریعہ دعوتِ حق کی جو عالمی منصوبہ بندی کی گئی، اسی کے مختلف مراحل کو حاجی علامتی طور پر دہراتا ہے اور اس طرح خدا سے یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسی ربانی مشن میں لگائے گا جس میں حضرت ابراہیم نے اپنے آپ کو لگایا، وہ ختم نبوت کے بعد نبوت کے کام کو اسی طرح جاری رکھے گا جس طرح خدا کے پاک پیغمبر نے اس کو انجام دیا۔

خدا کے دعوتی منصوبہ کی تکمیل کے لئے حضرت ابراہیم اپنے وطن سے نکلے، اسی طرح حاجی بھی اپنے وطن سے نکل کر زبان حال سے یہ کہتا ہے کہ وہ دین کی خاطر بے وطن ہونے کے لئے تیار ہے۔ انھوں نے بالکل سادہ اور معمولی زندگی پر قناعت کی اسی طرح حاجی احرام باندھ کر یہ عزم کرتا ہے کہ وہ صرف ناگزیر ضرورت پر اکتفا کرکے اپنی توجہ کو اصل مقصد کی طرف لگائے رہے گا۔ انھوں نے کعبہ کے گرد طواف کرکے خدا کے ساتھ اپنی وفاداری کو استوار کیا اسی طرح حاجی بھی کعبہ کا طواف کرکے خدا کا وفادار ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ دینی تقاضوں میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان کے اہل خاندان پر یہ حالت گزری کہ پانی کی تلاش میں وہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے اسی طرح حاجی دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرکے ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی خاطر وہ اس آخری حد تک جانے کے لئے تیار ہے خواہ اس کے گھر والوں پر وہ کیفیت گزر جائے جو ہاجرہ اور اسماعیل پر گزری۔ حضرت ابراہیم کو شیطان نے خدا کے کام سے ہٹانے کی کوشش کی تو انھوں نے اس کے اوپر کنکریاں پھینکیں اسی طرح حاجی علامتی شیطان پر رمی کرکے اس ارادہ کا اظہار کرتا ہے کہ وہ بھی شیطان کے ساتھ یہی سلوک کرے گا اگر اس نے اس کو ورغلایا۔ حضرت ابراہیم کو خدا کی خاطر بیٹے کی جان تک پیش کرنی پڑی اسی طرح حاجی جانور کو قربان کرکے یہ اعلان کرتا ہے کہ دین کی خاطر وہ قربانی کی حد تک جانے کے لئے تیار ہے۔ حضرت ابراہیم کا دعوتی مشن آخرت سے آگاہ کرنے کا مشن تھا، چنانچہ حاجی میدان عرفات میں جمع ہوکر میدان حشر کو یاد کرتا ہے تاکہ اس سب سے بڑی حقیقت کی یاد کو وہ اپنے ذہن کا جزء بنائے اور اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرے۔ حضرت ابراہیم کو جب جب ان کے رب نے پکارا وہ فوراً حاضر ہوگئے اسی طرح حاجی اٹھتے بیٹھتے اور حج کے ارکان ادا کرتے ہوئے بار بار کہتا ہے: لبیك اللّٰهم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك (میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور اقتدار میں تیرا کوئی شریک نہیں) اس طرح حاجی اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنے رب کی پکار پر ہر وقت حاضر ہونے کے لئے تیار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بیت اللہ دعوت اسلامی کا مرکز ہے اور حج اسلام کے داعیوں کا عالمی اجتماع۔

حج کے موقع پر جو افعال کئے جاتے ہیں وہ سب وہی ہیں جو حضرت ابراہیم کی دعوتی زندگی کی یادگار ہیں۔ حج کے مناسک انھیں واقعات کا تمثیلی اعادہ ہیں جو حضرت ابراہیم کو اپنی دعوتی سرگرمیوں کے درمیان مختلف صورتوں میں پیش آئے۔ حاجی بطور شعار (علامت) انھیں حج کے دنوں میں دہراتا ہے اور اس طرح اس بات کا عزم کرتا ہے کہ وہ اسی طرح داعی بن کر رہے گا جس طرح حضرت ابراہیم دنیا میں خدا کے داعی بن کر رہے۔ ان میں سے کچھ دعوتی زندگی کے براہ راست مرحلے ہیں اور کچھ بالواسطہ مرحلے۔

حضرت ابراہیم کی زندگی بتاتی ہے کہ حج کے یہ مراسم ان کی دعوتی زندگی کا جزء یا ان کے دعوتی سفر کے مراحل تھے۔ مگر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے لئے حج اور کعبہ کی زیارت محض ایک قسم کی سالانہ مذہبی رسم بن کر رہ گئی ہے۔ مسلمانوں میں اگر دعوتی شعور اور تبلیغی روح زندہ ہو تو حج کا اجتماع خود بخود دعوتی اہمیت اختیار کرے گا اور سالانہ دعوتی کانفرنس کے ہم معنی بن جائے گا۔ مگر جب مسلمانوں میں دعوتی روح ختم ہو جائے تو حج اسی طرح ایک بے روح عمل بن کر رہ جاتا ہے جیسا کہ وہ اس وقت مسلمانوں کے درمیان بنا ہوا ہے۔ وہ پتھر کے شیطان پر کنکریاں پھینکتے ہیں مگر زندہ شیطان کو زیر کرنے کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ وہ علامتی اعمال کو دہراتے ہیں مگر حقیقی اعمال کی ادائگی کے لئے ان کے اندر کوئی جذبہ نہیں بھڑکتا۔

حج ذریعۂ اتحاد

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی خصوصیت ان کا اختلاف و انتشار ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حج جیسا نادر اجتماعی ادارہ ان کے درمیان پوری طرح موجود ہے، اس کے باوجود ان کے اندر باہمی اتحاد پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ حج اپنے سالانہ عالمی اجتماع کے ساتھ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اتحاد کا ایسا طاقتور ذریعہ ہونا چاہئے جس میں تمام اختلافات پگھل کر رہ جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حج موجودہ حالت میں صرف ایک قسم کا روایتی ہجوم بن کر رہ گیا ہے نہ کہ کسی عظیم مقصد کے حاملین کا زندہ اجتماع۔

اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا مشترک مقصد موجود ہو جو ان کی توجہات کو بلند تر نصب العین کی طرف لگا دے۔ اگر ایسا کوئی بڑا مقصد سامنے موجود نہ ہوگا تو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر رہ جائیں گے اور بڑے بڑے اجتماعات کے باوجود مجتمع اور متحد نہ ہوں گے۔

دعوت، امت مسلمہ کا یہی عظیم مقصد ہے۔ اگر مسلمانوں کے اندر دعوتی جذبہ ابھر آئے تو اچانک پوری امت ایک بڑے نشانہ کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ اس کے بعد حج کا اجتماع اپنے آپ مسلمانوں کے درمیان عالمی اتحاد پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور اسی کے ساتھ اسلام کی دعوت کا عالمی مرکز بھی۔

حج ایک زندہ عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۰ھ میں آخری حج ادا فرمایا۔ اس موقع پر ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کی موجودگی میں آپ نے ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ایک مفصل خطبہ دیا جو خطبۂ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے اس حج کو حجۃ البلاغ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ نے اسلام کی تمام بنیادی تعلیمات کو امت تک پہنچا کر اس سے اس کا عہد لیا تھا۔ چنانچہ خطبہ کے آخر میں یہ الفاظ آتے ہیں :

الا فلیبلغ الشاھد الغائب۔ فرب مبلغ اوعی من سامع۔ وانتم تسألون عنی ماذا انتم قائلون۔ قالوا نشھد انک قد ادیت الامانۃ وبلغت الرسالۃ ونصحت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ السبابۃ یرفعھا الی السماء وینکتھا الی الناس : اللھم اشھد اللھم اشھد

خبردار، جو موجود ہیں وہ میری بات کو غیر موجود تک پہنچا دیں۔ کیونکہ پہنچائے جانے والے اکثر سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا پھر تم کیا جواب دو گے۔ لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے امانت ادا کردی اور پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔

اس واقعہ کے تین مہینے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اس وقت تک اسلام عملاً عرب کے ملک تک پھیلا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب عرب سے باہر نکلے۔ انھوں نے تبلیغ اسلام کو اپنا مشن بنالیا۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی اور سارا اثاثہ دین کی اشاعت کی راہ میں لگا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی وفات کے پچاس سال کے اندر اسلام قدیم آباد دنیا کے بڑے حصہ میں پھیل گیا۔

اب بھی حج باقاعدہ ادا کیا جاتا ہے اور "حجۃ البلاغ" سے زیادہ بڑے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے امام حج ہر سال اسی قسم کی باتیں دہراتا ہے جو پیغمبر اسلام نے چودہ سو سال پہلے کہی تھیں۔ مگر آج ان باتوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ اس فرق کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے حج ایک زندہ عمل تھا، آج وہ ایک روایتی عمل بن گیا ہے۔ پیغمبر اسلام نے حج کے موقع پر جن لوگوں کو خطاب کیا تھا وہ اسی ارادہ اور عزم کے ساتھ وہاں جمع ہوئے تھے کہ ان کو جو ہدایت دی جائے اس کو انھیں

پورا کرنا ہے۔ اس کے برعکس آج حاجیوں کی بھیڑ مکہ اور مدینہ صرف اس لئے جاتی ہے کہ وہ حج کے نام پر کچھ رسوم ادا کر کے واپس آجائے۔ اور جس حال میں پہلے تھی اسی حال میں دوبارہ رہنے لگے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حج کو ایک مؤثر عمل کی حیثیت سے زندہ کرنے کا کام سب سے پہلے "حاجیوں" کو زندہ کرنے کا کام ہے۔ جب تک حاجیوں، بالفاظ دیگر مسلمانوں میں شعور بیدار نہ کیا جائے، حج کی عبادت اسی طرح بے اثر رہے گی جیسے ایک غیر صالح بندوق جس کی لبلبی دبائی جائے مگر اس کے باوجود وہ فائر نہ کرے۔

حج کی تنظیم نو

حج کو دوبارہ اس کی اصل روح کے ساتھ زندہ کرنا یہ ہے کہ اس کو دعوتی ادارہ کی حیثیت سے زندہ کیا جائے۔ حج کو دعوت اسلامی کی عالمی منصوبہ بندی کا مرکز بنا دیا جائے۔ اس بین اقوامی موقع پر ہر ملک کے لوگ اپنے ملک کے دعوتی حالات پیش کریں۔ ایک جگہ کے لوگ دوسری جگہ کے تجربات کو جانیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ حج کے خطبات میں دعوت کی اہمیت اور اس کے جدید مواقع کی وضاحت کی جائے۔ حج کے ادارہ کے تحت مختلف زبانوں میں موثر دعوتی لٹریچر تیار کرنے کا انتظام کیا جائے اور اس کو عالمی سطح پر پھیلایا جائے۔ وغیرہ

تاہم یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ حج کی نئی رخ بندی خود مسلمانوں کی زندگی کی نئی رُخ بندی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مسلمان کی اصل ذمہ داری شہادت علی الناس ہے۔ ان کے اور دوسری قوموں کے درمیان داعی اور مدعو کا رشتہ ہے۔ مگر مسلمان موجودہ زمانہ میں اس حقیقت کو بالکل بھول گئے ہیں۔ انھوں نے ساری دنیا میں غیر مسلم اقوام کو اپنا مادی حریف اور قومی فریق بنا رکھا ہے۔ حج کو دعوتی ادارہ کی حیثیت سے زندہ کرنے کے لئے سب سے پہلے مسلمانوں کو دعوتی گروہ کی حیثیت سے زندہ کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو اس کے لئے آمادہ کرنا ہوگا کہ دنیا بھر میں وہ اپنی ان قومی سرگرمیوں کو ختم کر دیں جو ان کے اور دوسری قوموں کے درمیان داعی اور مدعو کی فضا پیدا نہیں ہونے دیتیں۔ اگر آپ کے اور دوسری قوموں کے درمیان معتدل فضا نہ ہو تو آپ کس کو تبلیغ کریں گے اور کون آپ کی تبلیغ کو سنے گا۔

پھر اس مقصد کے لئے ضرورت ہے کہ اعلیٰ درجہ کی تبلیغی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں، جن کا نصاب اور نظام کامل طور پر دعوت رخی ہو۔ ایسے ادارے قائم کئے جائیں جہاں لوگوں کی تربیت داعیانہ انداز سے کی جائے۔ ایسا لٹریچر تیار کیا جائے جو ایک طرف لوگوں کے اندر دعوتی ذہن بنائے اور

دوسری طرف ان کو دعوتی معلومات سے مسلح کرے۔ حتیٰ کہ اس کے لئے ضرورت ہے کہ اسلام کا جدید بنیادی لٹریچر دوبارہ تیار کیا جائے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں تفسیر قرآن اور سیرت رسول پر جو کتابیں تیار ہوئی ہیں وہ زیادہ تر ردعمل کی نفسیات کے تحت لکھی گئی ہیں، وہ غیر قوموں کے فکری اور عملی حملوں کے جواب کے طور پر وجود میں آئیں نہ کہ دعوت اسلام کی مثبت وضاحت کے لئے۔

اب سے چودہ سو سال پہلے مکی دور میں چلے جائیے تو آپ دیکھیں گے کہ اسلام کا پیغمبر تنہا کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس وقت اسلام ایک فی دنیا کی تعداد کی حیثیت رکھتا تھا۔ مگر آج ہر دن کثرت سے لوگ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور حج کے زمانہ میں ساری دنیا کے لاکھوں انسان اس طرح ہجوم کرکے مکہ آتے ہیں کہ مسجد حرام کی مسلسل توسیع کے باوجود ہر سال اس کی عمارت ناکافی ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ تعداد کی یہ کثرت کیسے ممکن ہوئی، جواب یہ ہے کہ دعوت کے ذریعہ۔ حقیقت یہ ہے کہ حج کا عالمی اجتماع اسلام کی دعوتی قوت کا ایک سالانہ مظاہرہ ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ اسلام کی دعوتی قوت ہی میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام ترقیوں کا راز چھپا دیا ہے۔ اسی میں اہل اسلام کی دنیوی نجات بھی ہے اور اسی میں ان کی اخروی نجات بھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام کی قوت ہمیشہ دعوت رہی ہے۔ ابتدائی دور میں اسلام اگرچہ مکہ کے عوام کو متاثر نہ کرسکا، مگر وہ سارے قیمتی افراد مکہ کے ابتدائی دور ہی میں ملے جو بعد کو اسلام کی تاریخ کے ستون قرار پائے۔ یہ صرف اسلامی دعوت کا نتیجہ تھا کیونکہ اس وقت اسلام کے پاس کوئی دوسری قوت موجود ہی نہ تھی۔ بعد کو مکہ کے جو لوگ اسلام لائے وہ بھی اسلام کی نظریاتی برتری سے متاثر ہو کر اسلام لائے، مثلاً عمرو بن العاص اور خالد بن الولید وغیرہ۔

دوسرے مرحلہ میں مدینہ میں اسلام کا مستحکم ہونا بھی دعوت ہی کے ذریعہ عمل میں آیا۔ مدینہ پر کبھی کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔ صرف چند لوگ اسلام کے داعی بن کر مدینہ پہنچے۔ وہاں انھوں نے سادہ انداز میں اسلام کی دعوت شروع کی۔ اس کے نتیجہ میں لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ یہاں تک کہ وہ نوبت آئی کہ مدینہ اسلام کا فکری اور عملی مرکز بن گیا۔

بعد کے دور میں مغلوں اور تاتاریوں کا مسئلہ اسلام کے لئے پیش آیا۔ یہ وحشی قومیں گھوڑوں پر سوار ہو کر تیر اور تلوار لئے ہوئے مسلم ملکوں پر ٹوٹ پڑیں اور ان کے طاقتی مراکز کو زیر و زبر کر ڈالا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسلام کی تاریخ اسی طرح ختم ہو جائے گی جس طرح اس سے پہلے بہت سی تہذیبوں کی تاریخ پیدا ہوئی اور ختم ہوگئی۔ مگر عین اس وقت اسلام کی دعوتی طاقت ابھری اور اس نے سارے مسئلہ کو اس طرح حل کر دیا کہ خود فاتح قوموں کو اسلام کا جزء بنا دیا۔

حج اور بیت اللہ ایک عظیم دعوتی منصوبہ بندی کی علامت ہیں۔ حضرت ابراہیم کی آواز جب عراق اور شام اور مصر کے متمدن علاقوں میں نہیں سنی گئی تو آپ نے خدا کے حکم سے اپنی اولاد کو لاکر مکہ میں بسایا اور یہاں کعبہ کی تعمیر کی تاکہ وہ ہدایت الٰہی کے مستقل مرکز کے طور پر کام دے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (آل عمران ۹۶)

پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہان کے لئے رہنما۔

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انّ الدینَ لَیأرِزُ الی الحجاز کما تأرِزُ الحیّۃُ الیٰ جُحرِھا وَلَیَعقِلَنَّ الدینُ من الحجاز مَعْقِلَ الأُروِیَّۃَ مِن رأس الجبل۔ ان الدین بدأ غریباً وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء وھم الذین یُصلحون ما افسد الناسُ (اخرجہ الترمذی)

دین حجاز کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز کے ساتھ باندھ دیا جائے گا جس طرح بکرے کو پہاڑ کے تھان پر باندھ دیا جاتا ہے۔ دین شروع ہوا تو وہ اجنبی تھا۔ وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا تو اجنبیوں کو مبارک ہو۔ یہی لوگ ہیں جو اس وقت لوگوں کی اصلاح کریں گے جب کہ وہ بگڑ جائیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حجاز دعوت اسلامی کا مرکز بنا اسی طرح آئندہ بھی جب دین لوگوں کے اندر سے گم ہوگا تو دوبارہ حجاز ہی خدا کے دین کو زندہ کرنے کا مرکز بنے گا۔ حج کا مقام خدا کی عبادت کا مقام بھی ہے اور خدا کے دین کی دعوت و تجدید کا مرکز بھی۔ ضرورت ہے کہ آج حج اور حج کے مراکز کو دوبارہ اسی حیثیت سے زندہ کیا جائے۔

موجودہ زمانہ میں سائنسی انقلاب نے بہت سے نئے دعوتی امکانات کھول دئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں آج یہ بات ہمیشہ سے زیادہ بڑے پیمانہ پر ممکن ہو گئی ہے کہ حج کے عالم گیر اجتماع کو دعوت دین کی عالمی منصوبہ بندی کے لئے استعمال کیا جائے اور اس طرح اسلام کے طرز فکر کو دنیا میں دوبارہ غالب طرز فکر بنا دیا جائے۔ جیسا کہ ماضی میں وہ غالب طرز فکر بنا ہوا تھا۔ یہی وہ مقصود ہے جس کو قرآن میں اظہار دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کہا گیا ہے، اور اس کو پانے کا راز بلاشبہ حج کی دعوتی اہمیت کو دوبارہ زندہ کرنے میں چھپا ہوا ہے۔

نوٹ: یہ مقالہ (انگریزی میں) لندن کے انٹرنیشنل حج سیمینار (۴-۷ اگست ۱۹۸۲) کے موقع پر پڑھا گیا۔

ثانی اثنین خاں پرنٹر پبلشر مسئول نے جے کے آفسٹ پرنٹرز دہلی سے چھپوا کر دفتر الرسالہ جمعیۃ بلڈنگ قاسم جان اسٹریٹ سے شائع کیا

REGD. R. N. NO. 28822/76
REGD. NO. D. (DN) 562

ISSUE NO. 71
OCTOBER 1982

AL-RISALA MONTHLY

JAMIAT BUILDING QASIMJAN STREET DELHI-110006 (INDIA) PHONE 232231

عصری اسلوب میں اسلامی لٹریچر

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

۱۔ تذکیر القرآن ۵۰-۰۰
۲۔ الاسلام ۱۵-۰
۳۔ مذہب اور جدید چیلنج ۱۵-۰
۴۔ ظہورِ اسلام ۱۵-۰
۵۔ دین کیا ہے؟ ۲-۰
۶۔ قرآن کا مطلوب انسان ۵-۰
۷۔ تجدیدِ دین ۳-۰
۸۔ اسلام دینِ فطرت ۳-۰
۹۔ تعمیرِ ملت ۳-۰
۱۰۔ تاریخ کا سبق ۳-۰
۱۱۔ مذہب اور سائنس ۵-۰
۱۲۔ عقلیاتِ اسلام ۳-۰
۱۳۔ فسادات کا مسئلہ ۲-۰
۱۴۔ انسان اپنے آپ کو پہچان ۱-۰
۱۵۔ تعارفِ اسلام ۲-۵۰
۱۶۔ اسلام پندرھویں صدی میں ۲-۰
۱۷۔ راہیں بند نہیں ۳-۰
۱۸۔ دینی تعلیم ۳-۰
۱۹۔ ایمانی طاقت ۳-۰
۲۰۔ اتحادِ ملت ۳-۰
۲۱۔ سبق آموز واقعات ۳-۰
۲۲۔ اسلامی دعوت ۳-۰
۲۳۔ زلزلۂ قیامت ۴-۰
۲۴۔ سچا راستہ ۱-۰
۲۵۔ نارِ جہنم ۳-۰
۲۶۔ باغِ جنت ۳-۰

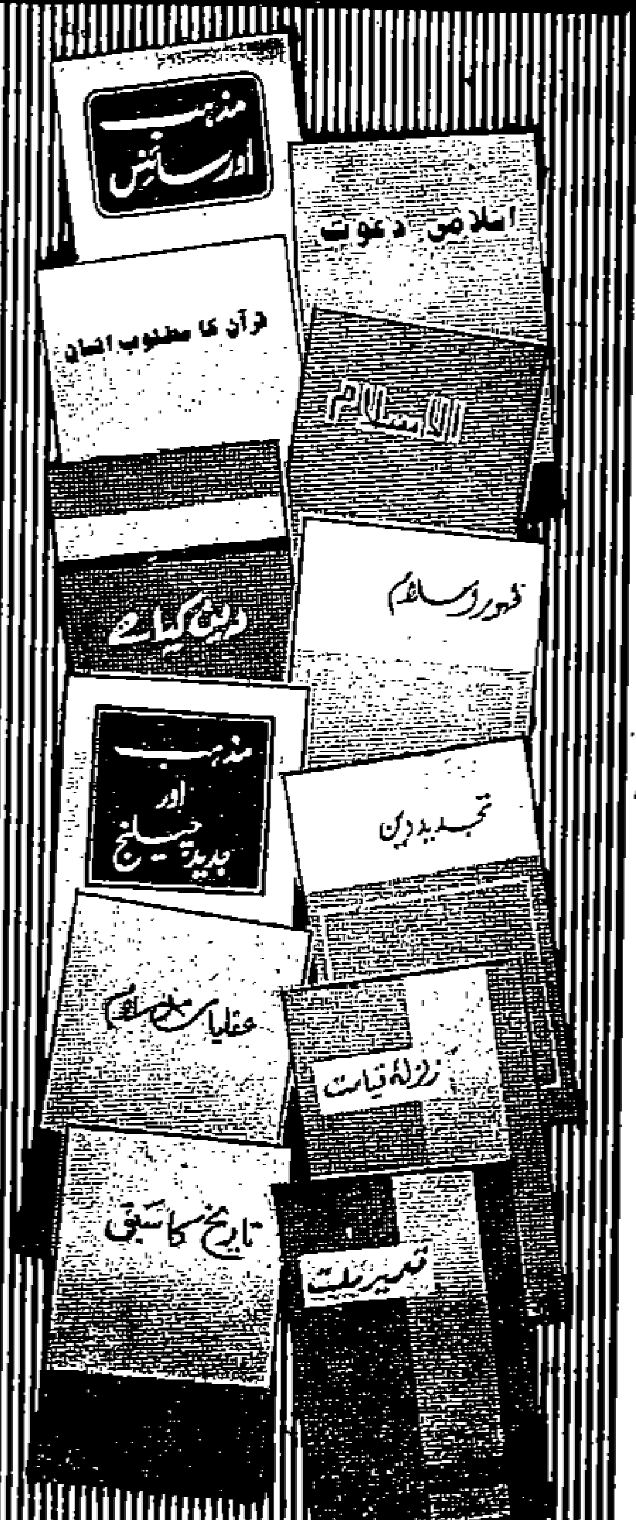

مکتبہ الرسالہ - دہلی ۶